REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

جلد ۴۷/۱۲ ۵ صلح ۱۳۳۷ ہش ۵ جنوری ۱۹۵۸ء نمبر ۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کیلئے دعا کی تحریکات

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ تفسیر صغیر کے سلسلہ میں مسلسل محنت اور ساتھ کے ساتھ سلسلہ کے دیگر امور سرانجام دینے کا حضور کی صحت پر اثر پڑا ہے۔ اور اب جلسہ سالانہ کے ایام میں بھی حضور کو بہت زیادہ محنت کرنی پڑی ہے۔ اس لئے احباب توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

اس سال امریکہ روس کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنانے کی پوری کوشش کریگا

روسی لیڈروں کے نام صدر آئزن ہاور کی طرف سے نئے سال کا پیغام

گیٹس برگ (پنسلوانیہ) صدر آئزن ہاور نے روسی لیڈروں کے نام نئے سال کے پیغام میں کہا ہے کہ نئے سال کے دوران امریکہ روس کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔ صدر آئزن ہاور اس پیغام کا جواب دے رہے تھے جو سپریم سوویٹ پریذیڈیم کے صدر وروشیلوف وزیر اعظم مارشل بلگانن اور کمیونسٹ پارٹی کے فرسٹ سیکرٹری مسٹر خروشچیف کی طرف سے موصول ہوا تھا۔ صدر کا جوابی پیغام حسب ذیل الفاظ پر مشتمل تھا۔

”اہلِ امریکہ کی طرف سے میں مبارکباد کے جواب میں آپ لوگوں کو نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں۔ میری دعا ہے کہ نئے سال کے دوران روس کے باشندوں کو ہر طرح کا امن حاصل ہو۔ اور وہ ایک اور زیادہ خوشحال اور فارغ البال زندگی کے ان بنیادی امور سے پوری طرح بہرہ ور اور متمتع ہوں۔ جو تمام بنی نوع انسان کے لئے مطمح نظر کا درجہ رکھتے ہیں۔ میں دلی طور پر یہ توقع رکھتا ہوں۔ کہ نیا سال روس اور امریکہ کے عوام اور اسی طرح دوسری قوموں کے مابین بہتر مفاہمت پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ آپ یقین رکھیں۔ کہ امریکہ کی حکومت اس مقصد کے حصول کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی“

اردن کیلئے امریکہ کی اقتصادی اور فوجی امداد

اردن اب تک تین کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کی امداد حاصل کر چکا ہے۔

عمان ۴ جنوری۔ اردن کی وزارت خزانہ کے ایک ترجمان نے انکشاف کیا ہے کہ اردن اپریل ۱۹۵۶ء سے اب تک امریکہ سے ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کی اقتصادی اور ایک کروڑ ڈالر کی فوجی امداد حاصل کر چکا ہے۔ اردن اس ۱، ۵۰ لاکھ ڈالر کی مزید امداد بھی حاصل کرے گا۔ معاہدہ کے تحت یہ امداد کی آخری کھیپ ہوگی۔ اسی طرح اردن کے ترقیاتی بورڈ کو توقع ہے۔ کہ اسے برطانیہ کی طرف سے ایک کروڑ ۲۰ لاکھ پاونڈ کا قرضہ مل جائیگا یہ قرضہ گزشتہ سال مارچ میں برطانیہ اور اردن کے معاہدے کی تنسیخ کے بعد روک لیا گیا تھا۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ تعلقات بہتر ہو جانے پر اب یہ قرضہ دے دیا جائے گا۔

شاہ افغانستان کا

متوقع دورۂ پاکستان

کراچی ۳ جنوری۔ افغانستان کے فرمانروا ظاہر شاہ کی آئندہ تین ہفتہ کے اندر اندر پاکستان میں آمد متوقع ہے۔ شاہ نے صدر اسکندر مرزا کی طرف سے پاکستان آنے کی نئی دعوت منظور کر لی ہے۔ آجکل دونوں حکومتوں کے مشورے سے ان کے دورے کا پروگرام مرتب کیا جا رہا ہے۔

گزشتہ پروگرام کے مطابق شاہ نے ۱۱ نومبر کو پاکستان کے دس روزہ شاہی دورے پر کراچی آنا تھا۔ لیکن بعد میں صدر اسکندر مرزا کی درخواست پر ان کا دورہ کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا گیا تھا۔

معاہدۂ جنوب مشرقی ایشیا کی

وزارتی کونسل کا چوتھا اجلاس

کراچی ۴ جنوری۔ حال ہی میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ معاہدۂ جنوب مشرقی ایشیا کی وزارتی کونسل کا چوتھا اجلاس اس سال منیلا میں دس مارچ سے ۱۳ مارچ تک منعقد ہوگا ؛

مغربی پاکستان میں خوراک کے نئے کمشنر

لاہور ۴ جنوری۔ مسٹر نیاز احمد سی ایس پی کو حال ہی میں حکومت مغربی پاکستان کا فوڈ کمشنر اور محکمہ خوراک کا سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے ؛

مڈل سکول کے امتحان میں شریک

ہونیوالے طلباء کو انتباہ

لاہور ۴ جنوری۔ محکمہ تعلیم نے مڈل سکول کے امتحانات میں شامل ہونے والے طلباء کو خبردار کیا ہے۔ کہ وہ ان غیر مصدقہ ڈیٹ شیٹس پر اعتماد نہ کریں جو بعض پبلشرز کی طرف سے شائع کی جا رہی ہیں۔ مڈل سکول امتحان بابت ۱۹۵۸ء کی ڈیٹ شیٹ عنقریب محکمہ تعلیم کی طرف سے شائع کر دی جائیگی

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۴ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کل نماز جمعہ پڑھائی۔ اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا

نماز جمعہ کے بعد حضور نے حسب ذیل احباب جماعت کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

(۱) حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ

(۲) حضرت سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحبؓ آف بمبئی

(۳) مکرم خوشی محمد صاحب کشمیری دھارووال گجرات

(۴) اہلیہ صاحبہ صوبیدار اللہ یار خان صاحب چاہ جوگی ضلع سرگودھا

(۵) مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب لاہور

(۶) مکرم سورج علی صاحب جمال پور مشرقی پاکستان

(۷) مکرم ماسٹر محمد حسن صاحب تاج پشاور

(۸) رحیم بی بی صاحبہ اہلیہ مستری امام الدین صاحب اوکاڑہ

(۹) خورشید بیگم صاحبہ موضع کجہ ضلع شیخوپورہ

(۱۰) اہلیہ صاحبہ سید زمان شاہ صاحب لاہور

(۱۱) محترم میاں اللہ رکھا صاحبؓ چوہدری بن باجوہ والے سیالکوٹ

(۱۲) مکرم حاجی شمس الدین صاحب مانڈے والے چکوال ضلع جہلم

(۱۳) مکرم الٰہی بخش صاحب بستی گنداں ڈیرہ غازیخاں

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۵ رجنوری ۱۹۵۸ء

"اسلامی مذاکرہ"

لاہور میں جو "اسلامی مذاکرہ" ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق بعض اخبارات نے تنقیدی اداریئے سپرد قلم کئے ہیں۔ ذیل میں ہم ایسے دو اخباروں کے اداریوں سے کچھ حصے نقل کرتے ہیں۔

معاصر تسنیم لاہور اپنی اشاعت مورخہ یکم جنوری میں رقمطراز ہے۔

"لاہور میں جو عظیم الشان "اسلامی مذاکرہ" اس وقت ہو رہا ہے۔ اور جس میں پوری دنیا کے اہم ممالک سے اہل علم شرکت فرما رہے ہیں۔ اور اسلام کے بارے میں اپنے خیالات پیش کر رہے ہیں۔ اس کی یہ خصوصیت قابل غور ہے کہ اس میں تقریباً ہر مقرر اسلام کی خدمت میں مدح وثنا کا ایک قصیدہ پیش کرتا ہے ....

یہ مدحیہ قصائد اپنی حقیقت کے اعتبار سے بلاشبہ درست ہیں۔ مگر ایسے قصائد تو مدت سے اسلام کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ مسلمانوں نے اپنے دین سے جذباتی تعلق رکھنے کی وجہ سے انہیں تجزیہ بیان کیا ہے۔ اور غیر مسلموں نے کچھ رواداری کے تحت اس کی شان میں ایسے قصائد کہے ہیں اور کچھ اسلام کی صداقت اور انسانی فطرت سے اس کی تعلیمات کی ہم آہنگی نے انہیں اس طرح متاثر کیا کہ وہ اسے خراج عقیدت پیش کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ مگر محض ان مدحیہ قصائد سے اسلام ان دکھوں اور امراض کا مداوا کیسے کر سکتا ہے جن میں اس وقت انسانیت مبتلا ہے۔ اور اس کے دامن میں جو اخلاقی اقدار روحانی زندگی آزادی فکر و نظر اور اقتصادی و معاشرتی اصول ہیں۔ ان سے انسانیت کس طرح بہرہ یاب ہو سکتی ہے۔ اسلام کو حقیقی ضرورت اس کی نہیں ہے کہ اس کی شان میں قصیدہ سرائی کی جائے۔ بلکہ اس کی ہے کہ اس کے دامن میں نوع انسان کی انفرادی و اجتماعی فلاح کا جو پیغام ہے اس کو زندگی میں عملاً نافذ کیا جائے۔ یہ کوئی جنتر منتر نہیں۔ کہ محض زبان سے جپنے سے ملکوں اور قوموں کی کایا پلٹ جائے گی"۔

(تسنیم لاہور یکم جنوری ۱۹۵۸ء)

اسی طرح روزنامہ شہباز پشاور اپنی اشاعت ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۷۷ھ میں لکھتا ہے

"جو لوگ سٹیجوں پر آ کر اسلام کی بے حد تعریفیں کرتے ہیں۔ اسلام کے علمبردار بنتے ہیں۔ اسلام کو دنیا کے مصائب و آلام کا نجات دہندہ قرار دیتے ہیں۔ جب اپنے عمل سے نفی کرتے ہیں تو نہ صرف اسلام کی توہین ہوتی ہے اس کی تعلیمات کا مضحکہ اڑتا ہے۔ بلکہ پوری قوم میں مایوسی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ اس لئے ہم اپنے ان راہ نماؤں سے جو بڑھ چڑھ کر باتیں کرتے ہیں۔ یہ کہیں گے کہ وہ صحیح اور سیدھا راستہ اختیار کریں۔

اسلام یقیناً سب سے اہم اور مؤثر نظریہ ہے۔ اس کی وسعتیں نظری اور فکری لحاظ سے سب مصائب کو محیط کر لیتی ہیں۔ صدر اسکندر مرزا نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ سب برحق ہے۔ لیکن جب تک یہ حضرات اپنے اعمال کو اسلام کے سانچے میں نہ ڈھال لیں۔ اور اس مملکت خداداد کو اسلامی نظریات کے مطابق تبدیل نہ کر لیں۔ اس وقت تک تمام تعریفیں محض کاغذی پھول ہیں جو صرف رنگت کے لحاظ سے خوشنما ہوں تو ہوں۔ لیکن نہ تو ان میں بو ہے اور نہ ہی انہیں پھول کہا جا سکتا ہے۔ اس لئے مجالس مذاکرہ وغیرہ کا فائدہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ جب اعمال بھی تعلیمات کے سانچے میں ڈھلے ہوئے ملیں"۔

(شہباز ۱۰ رجمادی الثانی ۱۳۷۷ھ)

اگرچہ ہم ایسے مذاکروں کی افادیت کے منکر نہیں ہیں۔ لیکن معاصرین کے اس خیال سے متفق ہیں۔ کہ محض اسلام کی خوبیاں تحریر و تقریر میں بیان کر دینا کافی نہیں ہے۔ بلکہ اسلام کی محبت کا یہ تقاضا ہونا چاہیئے۔ کہ ہم اس کے اصولوں پر عمل کریں۔ اور خود بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور دوسروں کے سامنے اپنے اعمال سے صحیح اسلامی کردار کا نمونہ پیش کریں ۔

سوال یہ ہے کہ ان اخبارات نے "اسلامی مذاکرہ" کے متعلق ان خیالات کا کیوں اظہار کیا ہے۔ اس کی وجہ خود ان کے اداریوں سے واضح ہوتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے اسلام پر بلند بانگ مقالے سنائے ہیں۔ اور اس کی خوبیوں کے گن گائے ہیں۔ وہ خود اسلامی اصولوں کے پابند نہیں ہیں۔ اگرچہ بے عمل لوگوں کا اسلام کی خوبیاں بیان کرنا بھی خالی از فائدہ نہیں ہے۔ پھر بھی یہ خواہش کہ یہ لوگ اسلام کے اصولوں کے پابند ہوتے غیر فطری نہیں۔ اور انسان توقع کرتا ہے۔ کہ جس کردار کی اتنی تعریفیں کی جاتی ہیں تعریفیں کرنے والے اس کے پابند بھی ہوتے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ آج بڑھ چڑھ کر اسلام کی خوبیاں بیان کرنے والے اکثر لوگ عملاً اس کے اصولوں پر عامل نہیں ہیں۔ جہاں تک ہم نے اس پر غور کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ بے شک اسلام ایک معقول دین ہے۔ اور اس کے اصول فطرت کے مطابق ہیں۔ لیکن وہ محض ایک فلسفہ نہیں ہے۔ بلکہ اس کی بنیاد "ایمان" پر ہے۔ بے شک اسلامی اصول عقل کے ترازو پر بھی پورے اترتے ہیں۔ لیکن جب تک ان پر عمل نہ کیا جائے۔ ان کا فلسفہ بیان کر دینا ان اصولوں کی خوبیاں تو ظاہر کر دیتا ہے۔ لیکن ان سے انسانیت کو اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ جب تک ان پر ایسا کامل ایمان پیدا نہ ہو۔ جو قدرتی عمل پر منتج ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے شروع ہی میں بتا دیا ہے کہ

ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ
فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ
الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ

یہ ایسی کتاب ہے جو بلاشبہ متقیوں کی جو غیب پر ایمان لاتے ہیں راہ نمائی کرتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسلامی اصول صرف ایسے لوگوں کی راہ نمائی کرتے ہیں۔ جن کو غیب پر ایمان ہو۔ اور جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ کہ یہ ایمان ایسا ہو کہ جو عمل پر منتج ہو۔ ظاہر ہے کہ کسی شے پر ایسا ایمان اسی وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب ہم اس کو محسوس کریں۔ غیب پر ایمان کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ ہم غیب پر بغیر کسی احساس کے ایمان رکھیں۔ غیب کوئی خلا نہیں ہے۔ اس لئے ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا۔ البتہ قرآن کریم میں ایسے ذرائع بھی بتائے گئے ہیں۔ جن سے غیب پر ایسا ایمان ہوتا ہے ان میں سے وحی والہام واضح ترین ذریعہ ہے ۔

موجودہ زمانہ میں تجرباتی سائنس کی ترقی نے انسان کو ان ذرائع کا منکر بنا دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اسلام کی خوبیاں بھی صرف مادی نقطہ نظر سے جانچنے کے عادی ہو گئے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ ہم اس کی خوبیاں تو بلند بانگ دعاوی سے بیان کرتے ہیں۔ مگر ان سے کسی عملی زندگی کا ارتقا نہیں ہو رہا۔

ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ خود وہ لوگ بھی جو "اسلامی مذاکرہ" پر اس قسم کی تنقیدیں کر رہے ہیں۔ اس حقیقت سے نا آشنا ہیں۔ اور وہ خود بھی اس زمانہ میں وحی والہام کے منکر ہیں۔ دوسرے لفظوں میں انہیں خود بھی ایمان بالغیب حاصل نہیں ہے اس لئے ان کی یہ تنقیدیں بھی معترضین پر کوئی اثر نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ خود ان کو بھی وہ ایمان حاصل نہیں ہے۔ جو اسلام کی عملی زندگی پر منتج ہوتا ہے ۔

تعلیم الاسلام کالج

۷ رجنوری کو کھلے گا

تعلیم الاسلام کالج کے پروفیسران طلباء کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کالج ۶ رجنوری ۱۹۵۸ء کی بجائے ۷ رجنوری کو کھلے گا ۔

(مرزا ناصر احمد پرنسپل تعلیم الاسلام کالج)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے ۔

مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم مرحوم

سینتالیس ۴۷ سال کی عمر اور خادم صاحب کا آخری خط

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم مرحوم و مغفور کے متعلق ایک نوٹ الفضل میں بھجوا چکا ہوں۔ خادم صاحب مرحوم کا جنازہ گجرات سے ہوتا ہوا ڈیڑھ بجے بعد دوپہر ربوہ پہنچ گیا تھا۔ جہاں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے بعد نماز عصر ایک بہت بڑی جماعت کے ساتھ نماز جنازہ ادا کی اور اس کے بعد نماز مغرب کے قریب مرحوم کو مقبرہ بہشتی ربوہ میں سینکڑوں لوگوں کی دلی دعاؤں کے ساتھ دفن کیا گیا۔ نماز جنازہ کے وقت اور اس کے بعد حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کا دل اس صدمہ سے بہت متاثر معلوم ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا حافظ و ناصر ہو اور حضور کے سایۂ عاطفت میں جماعت کے نوجوانوں کو توفیق دے کہ وہ مرنے والے بزرگوں اور مجاہدوں کی جگہ لینے اور خدمت دین کے میدان میں آگے سے آگے قدم بڑھا کر جماعت میں ہر امکانی خلا کو پر کرنے کے لئے کامیاب جدوجہد کر سکیں۔ اللّٰھم آمین

میں نے اپنے پہلے نوٹ میں ذکر کیا تھا کہ خادم صاحب مرحوم کی عمر غالباً پچاس سال سے کم ہو گی۔ مگر اس کے بعد تدفین کے وقت معلوم ہوا کہ ان کی عمر صرف سینتالیس ۴۷ سال تھی۔ اس وقت مجھے اچانک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام یاد آیا کہ:۔

"سینتالیس ۴۷ سال کی عمر میں

کفن میں لپیٹ گیا"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ الہام حضرت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم و مغفور کی وفات کے قریب ہوا تھا۔ اور اس الہام کا پہلا مصداق حضرت مولوی صاحب کی ذات والا صفات ہی تھی۔ لیکن چونکہ بعض اوقات خدائی کلام میں تنوع ہوتا ہے اور ایک ہی الہام میں متعدد واقعات کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے اس لئے اس الہام کا دوسرا جلوہ قریباً پچیس ۲۵ سال بعد حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم کی وفات میں نظر آیا۔ کیونکہ حضرت حافظ صاحب مرحوم بھی سینتالیس کی عمر میں فوت ہوئے تھے۔ اور اب قریباً مزید اٹھائیس سال بعد ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بھی سینتالیس سال کی عمر میں فوت ہوئے ہیں۔ اور پھر عجیب بات یہ ہے کہ تبلیغ حق کے میدان میں ان تینوں اصحاب کا انداز بھی کم و بیش ایک جیسا ہی تھا یعنی وہی غیر معمولی جوش و خروش وہی تیغ عریاں کا رنگ وہی بلا خوف لومۃ لائم اظہار حق کا انداز مگر جو اول ہے وہ اول ہے۔

اس جگہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو آخری خط مجھے خادم صاحب مرحوم کا لاہور سے موصول ہوا۔ وہ دعاؤں کی تحریک اور ذکر خیر کی غرض سے ذیل میں درج کر دیا جائے۔ خادم صاحب اپنے آخری خط محررہ ۷؍ دسمبر ۱۹۵۷ء میں لکھتے ہیں:۔

نقل خط محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم مرحوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میو ہسپتال ۸۰۷۰۴

کمرہ نمبر ۵ لاہور

مورخہ ۵۷/۱۲/۷

محترم و مکرم و مخدومی حضرت میاں صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ و ایدہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ'

جناب کا گرامی نامہ آج موصول ہوا۔ اس توجہ اور شفقت کے لئے جو آپ میرے حال پر فرما رہے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا دے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں کی لا انتہا بارشیں آپ پر برسائے (آمین)

اپنی موجودہ بیماری کے دوران میں جب سے میری طبیعت سنبھلی ہے اور کسی قدر توجہ سے دعا کرنے کے قابل ہوا ہوں بالالتزام روزانہ آپ کی صحت و عافیت۔ درازیٔ عمر اور اسلام کی بیش از پیش خدمات سرانجام دینے کی توفیق پانے کے لئے دعا کرتا ہوں اور ان شاء اللہ العزیز کرتا رہوں گا۔ علاوہ ازیں حضرت ام مظفر کی شفایابی اور تندرستی و توانائی و درازیٔ عمر کے لئے بھی بالالتزام دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو قبول فرمائے آمین۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں اب بخیریت ہوں۔ آخری ایکسرے ۵/۱۲/۵۷ کو ہوا تھا جس سے یہ معلوم ہوا کہ دایاں پھیپھڑہ جو متاثر تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب صاف ہو گیا ہے۔ اور جھلی میں پانی بھی خشک ہو چکا ہے۔ صرف تھوڑا سا نچلا حصہ ذرا ناصاف دکھائی دیتا تھا جس کے بارہ میں یہ خیال تھا کہ جھلی کے موٹا ہو جانے کے باعث ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ ابھی قلیل مقدار میں پانی موجود ہو۔ اگرچہ ایکسرے یا دوسرے ذرائع سے وہ نظر نہیں آتا۔ اس لئے یہ فیصلہ ہوا کہ ہفتہ عشرہ اور انتظار کر لی جائے۔ اب ان شاء اللہ العزیز ۱۴/۱۲/۵۷ پرسوں آخری ایکسرے ہو گا۔ اور اس کے بعد جیسا کہ ڈاکٹر پیرزادہ صاحب نے کہا ہے چھٹی ہو گی۔ یہ ایکسرے محض احتیاطاً لیا جا رہا ہے۔ ورنہ پیرزادہ صاحب تو ۷/۱۲/۵۷ ہی کو چھٹی دے رہے تھے۔ لیکن میرے کہنے پر کہ ہفتہ عشرہ اور انتظار کر لیا جائے وہ رضامند ہو گئے۔

اندازہ یہی ہے کہ یہاں سے ۲۰/۱۲/۵۷ تک فراغت ہو جائے گی۔ اس کے بعد ابھی تک یہ طے نہیں پایا کہ آیا مجھے گجرات چلے جانا چاہیئے یا کچھ دن اور لاہور میں ہی ٹھہرنا چاہیئے۔ برادرم فیضی صاحب کی خواہش ہے کہ ہسپتال سے فارغ ہو کر ہفتہ عشرہ ان کے ہاں ٹھہر دوں۔ اس کے بارہ میں ابھی تک میری طبیعت کوئی فیصلہ نہیں کر سکی جلسہ سالانہ بھی قریب آ رہا ہے اور سیدنا حضرت امیرالمومنین کی خرابیٔ صحت کے پیش نظر انتہائی خواہش ہے کہ اس میں بھی شمولیت کی توفیق ملے اور اس غرض سے دعائیں بھی بہت کی ہیں۔

میں سیدنا حضرت امیرالمومنین کی درازیٔ عمر۔ صحت و عافیت اور طاقت و توانائی کی بحالی کے لئے بالالتزام دعا کرتا ہوں اور یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور ہماری عاجزانہ دعائیں سنیگا۔ اور حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

مولوی رحمت علی صاحب کو آپ کا پیغام پہنچا دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ زخم میں درد ہے اور پیپ بھی ہے۔ جو روزانہ نکالی جاتی ہے۔ دعا کے لئے درخواست کرتے ہیں۔

بالآخر درخواست ہے کہ میری مکمل صحتیابی اور قوت و توانائی کی بحالی کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ اور اس امر کے لئے بھی کہ اللہ تعالیٰ دین کی بے لوث خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

(احقر خادم ملک عبدالرحمٰن خادم)

دوستوں کو دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ خادم صاحب مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔ ان کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو اور جماعت میں فوت ہونے والے بزرگوں کے علم و عمل کے وارث پیدا کرے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

خاکسار راقم آثم مرزا بشیر احمد ربوہ

۵۸-۱-۲

جامعہ نصرت

۷؍ جنوری کو کھلے گا

"جامعہ نصرت ۵؍ جنوری کی بجائے ۷؍ جنوری بروز منگل صبح ساڑھے آٹھ بجے کھلے گا تمام بورڈرز سوموار کی شام کو ہوسٹل پہنچ جائیں۔

پرنسپل جامعہ نصرت

ربوہ

پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق

تقریر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس بر موقع جلسہ سالانہ ۵۷ء

(قسط نمبر ۲)

پہلی دلیل
مصلح موعود آپ کا صلبی بیٹا ہوگا

پیشگوئی کے اصل الفاظ ذکر کرنے کے بعد ہم اس امر پر غور کرتے ہیں کہ وہ پسر موعود مصلح موعود آپ کا صلبی بیٹا ہوگا یا آپ کی دور کی نسل میں سے کوئی ہوگا یا صرف آپ سے روحانی تعلق رکھنے والا ہوگا۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یتزوج ویولد لہ سے حسب تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام صاف ظاہر ہے کہ مسیح موعود کا ایک صالح اور پارسا بیٹا ہوگا۔ جو اس کی نظیر ہوگا۔

(۲) اسی طرح حضرت نعمت اللہ ولی کی پیشگوئی سے بھی یہی ظاہر ہے کہ امام مہدی مسیح موعود کا ایک پسر اس کا جانشین ہوگا۔

(۳) حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے الفاظ

"تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی غلام تجھے ملے گا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت ونسل سے ہوگا۔"

سے ظاہر ہے کہ وہ آپ کا صلبی بیٹا ہوگا۔

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا ...... وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہوگا۔ اور مظہر الحق والعلاء ہوگا۔ گویا خدا آسمان سے نازل ہوا (تحفہ گولڑویہ صلالا) یہی الفاظ مصلح موعود والی پیشگوئی میں ہیں۔

(۵) نیز نشان طلب کرنیوالے ہندوؤں کے لئے وہ لڑکا تبھی نشان ہو سکتا تھا کہ وہ ان کی زندگی میں پیدا ہوتا ورنہ ان کے لئے وہ نشان نہیں بن سکتا تھا۔

(۶) حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا اور اس کے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے۔

(سبز اشتہار حاشیہ صفحہ ۱۵-۱۷)

اور دوسرا بشیر مصلح موعود کا نام ہے۔

(سبز اشتہار حاشیہ صفحہ ۲۱)

پس اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ انکشاف کیا کہ مصلح موعود آپ کا بیٹا ہوگا۔

(۷) مصلح موعود کے متعلق فرزند دلبند وگرامی ارجمند مظہر الحق والعلاء الہامی الفاظ ہیں جن میں مصلح موعود کو آپ کا فرزند یعنی بیٹا قرار دیا گیا ہے۔

(۸) اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء میں فرماتے ہیں:۔

"اس عاجز کے اشتہار مؤرخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء جس میں ایک پیشگوئی دربارہ تولد ایک فرزند صالح ہے جو بصفات مندرجہ اشتہار پیدا ہوگا (یاد رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حدیث یتزوج ویولد لہ کی تشریح میں بھی ولد صالح کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں)۔ ابھی تک جو ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء ہے۔ ہمارے گھر میں کوئی بجز پہلے دو لڑکوں کے جن کی عمر ۲۰-۲۲ سال سے زیادہ ہے پیدا نہیں ہوا۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہو جائیگا خواہ وہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔"

(۹) ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں مصلح موعود کا لقب پسر موعود ہے پسر کے معنے بیٹے کے ہیں۔

(۱۰) آئینہ کمالات اسلام میں آپ فرماتے ہیں

"پیشگوئیوں کے مجموعی الفاظ یہ ہیں کہ بعض لڑکے فوت بھی ہوں گے اور ایک لڑکا خدا تعالیٰ سے ہدایت میں کمال پائیگا۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۰۵)

ان حوالجات سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں جس خاص لڑکے کے متعلق پیشگوئی کی گئی ہے وہ آپ کا صلبی بیٹا ہوگا۔

نو سالہ میعاد

اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء میں جیسا کہ اوپر اس کے ماتحت ذکر کیا جا چکا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ تصریح فرمائی ہے کہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں پسر موعود جو مصلح موعود ہے نو سال کے عرصہ میں ضرور پیدا ہو جائے گا۔ اس اعلان میں منشی اندرمن مراد آبادی نے یہ نکتہ چینی کی کہ نو برس کی حد جو پسر موعود کی بیان کی گئی ہے یہ بڑی گنجائش کی جگہ ہے۔ اس نکتہ چینی کا جواب حضرت اقدسؑ نے یہ دیا۔

"جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے۔ کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دوچند ہوتی اس کی عظمت وشان میں کچھ فرق نہیں آسکتا۔"

(اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء)

پھر اسی نو برس کی میعاد کا ذکر اپنے اشتہار محک اخیار واشرار میں دو تین جگہ کیا ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان بیانات سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ پسر موعود مندرجہ اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء جو مصلح موعود ہوگا بموجب وعدہ الٰہی نو برس کے اندر اندر یعنی فروری ۱۸۸۶ء سے لے کر فروری ۱۸۹۵ء تک ضرور پیدا ہو جائے گا۔

پسر موعود کے اسماء

اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء و ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کے بعد ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو آپ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جو بشیر اول کے نام سے مشہور ہوا اور آپ نے اس کے متعلق کسی اشتہار میں یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ مصلح موعود اور لمبی عمر پانے والا لڑکا ہے اور وہ ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو وفات پا گیا جس پر مخالفین اسلام نے نکتہ چینی کرتے ہوئے لکھا کہ یہ وہی بچہ ہے جس کی نسبت اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء اور ۸ اپریل ۱۸۸۶ء اور ۷ اگست ۱۸۸۷ء میں ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ مخالفین کی اس قسم کی نکتہ چینیوں کا ناقابل تردید جواب آپ نے اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں دیا جو بعد میں سبز اشتہار کے نام سے موسوم ہوا۔ اس سبز اشتہار کے صفحہ ۲۱ میں ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا حوالہ دے کر آپ نے تحریر فرمایا:۔

"بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسر متوفی کے حق میں ہیں۔ اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ فضل ہے کہ جو اس کے آنے کے ساتھ آئیگا پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا ہے اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے۔"

اور سبز اشتہار سے پہلے اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے تتمہ میں آپ نے تحریر فرمایا:

"ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ دیا۔ جس کا نام محمود احمد ہوگا اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا۔"

اسی اشتہار کا حوالہ دے کر آپؑ سبز اشتہار کے صفحہ ۷ پر تحریر فرماتے ہیں:۔

"اور دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔"

اور سبز اشتہار کے صفحہ ۱۷ میں فرمایا:۔

"دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا۔ جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ نے

اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا۔ جس کا نام محمود بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا یخلق اللہ ما یشاء“

پس معلوم ہوا کہ دوسرا بشیر جس کا نام محمود یا محمود احمد بھی ہے۔ وہی پسر موعود اور وہی مصلح موعود ہے اور اسی کا نام فضل اور فضل عمر ہے۔

مصلح موعود بشیر ثانی کی ولادت کے زمانہ کی تعیین

اوپر ذکر کیا جا چکا ہے کہ مصلح موعود مطابق وعدہ الٰہی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سے نو برس کی میعاد کے اندر پیدا ہوگا۔ اور اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جلدی پیدا ہوگا۔ لیکن سبز اشتہار ص۲۱ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہوگا چنانچہ حضرت اقدسؑ فرماتے ہیں:-

”مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا“

پس الہام کی تشریح یہ ہوئی کہ بشیر اوّل کے ساتھ فضل یعنی مصلح موعود ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ پس الفاظ بشیر اول کے ساتھ مصلح موعود اور اس کے آنے کے ساتھ اس کے آنے سے مراد یہی ہے کہ وہ بشیر اوّل کے بعد بلا توقف پیدا ہوگا۔ اس کے آگے فرماتے ہیں:-

”نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرض التوا میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا۔ کیونکہ یہ سب امور حکمت الٰہیہ نے اس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا۔ اس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا“

ارہاص سے مراد یہی ہے کہ بشیر اوّل بشیر ثانی کے آنے کی ایک علامت اور بشارت تھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مؤرخہ ۴ دسمبر ۱۸۸۸ء کو یعنی سبز اشتہار کے لکھنے سے تین روز بعد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھا جس میں آپ نے فرمایا:-

”اور یوں ہوا کہ اس لڑکے (یعنی بشیر اول) کی پیدائش کے بعد اس کی طہارت باطنی اور صفائی استعداد کی تعریفیں الہام میں بیان کی گئیں اور پاک اور نور اللہ اور ید اللہ اور مقدس اور بشیر خدا با ماست اس کا نام رکھا گیا سو ان الہامات نے یہ خیال پیدا کر دیا کہ غالباً یہ وہی مصلح موعود ہوگا۔ مگر پیچھے سے کھل گیا کہ مُصلح موعود نہ تھا مگر مصلح موعود کا بشیر تھا“

اسی طرح سبز اشتہار ص۱۵ میں بشیر اول کے متعلق فرماتے ہیں۔

”بذریعہ الہام بتایا گیا اور صاف ظاہر کیا گیا کہ ظلمت اور روشنی دونوں اس لڑکے کے قدموں کے نیچے ہیں۔ یعنی اس کے قدم اٹھانے کے بعد جو موت سے مراد ہے اس کا آنا ضرور ہے سو اے وے لوگو جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو۔ اور خوشی سے اچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی“

اور ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں بشیر اول کی پیدائش کے متعلق بشارت کا ذکر کر کے فرماتے ہیں:-

”اس کے بعد یہ بھی الہام ہوا: کہ انہوں نے کہا کہ آنے والا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ تکیں“

پس جب بشیر اوّل مصلح موعود نہ تھا۔ تو دوسرا لازمی طور پر مصلح موعود ہونا تھا۔ ان عبارات سے واضح ہے کہ بشیر ثانی جو مصلح موعود ہے اور جس کا نام محمود بھی ہے وہ بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہونے والا تھا۔ چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا۔ سو محمود پیدا ہو گیا“
(سراج منیر ص۳۴ حاشیہ)

پیدائش مصلح موعود

یکم دسمبر ۱۸۸۸ء (یعنی سبز اشتہار) میں صریح طور پر فرمایا تھا کہ مصلح موعود کا نام محمود اور بشیر ثانی ہے اور فضل اور فضل عمر ہے اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے انزال رحمت کی دوسری قسم کی جو نبیین ائمہ خلفاء اور اولیاء کی صورت میں ہوتی ہے تکمیل ہوگی۔ اس اشتہار کی اشاعت پر ڈیڑھ ماہ بھی نہیں گذرا تھا کہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک لڑکا عطا فرمایا جس کے متعلق آپ نے اشتہار تکمیل تبلیغ جو اسی رات کو آپ نے لکھا تھا اس لڑکے کی پیدائش کی ان الفاظ میں خبر دی۔

”خدائے عزوجل نے جیسا کہ اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء اور اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں مندرج ہے۔ اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائیگا۔ جس کا نام محمود بھی ہوگا اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ سو آج ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء مطابق جمادی الاوّل ۱۳۰۶ھ روز شنبہ اس عاجز کے گھر میں بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے۔ اور کامل انکشاف کے بعد اطلاع دی جائے گی۔ مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔ لیکن میں جانتا ہوں اور محکم یقین سے جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق مجھ سے معاملہ کرے گا۔ اور اگر اس موعود لڑکے کے پیدا ہونے کا وقت نہیں آیا تو دوسرے وقت میں وہ ظہور پذیر ہوگا اور اگر مدت مقررہ سے ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدائے عزوجل اس دن کو ختم نہیں کرے گا۔ جب تک اپنے وعدہ کو پورا نہ کر لے۔ مجھے ایک خواب میں اس مصلح موعود کی نسبت زبان پر یہ شعر جاری ہوا تھا ؎

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد
دیر آمدۂ ز راہِ دور آمدۂ

پس اگر حضرت باری جل شانہ کے ارادہ میں دیر سے مراد اسی قدر دیر ہے کہ جو اس پسر کے پیدا ہونے میں جس کا نام بطور تفاؤل بشیر الدین محمود رکھا گیا ہے ظہور میں آئی تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو۔ ورنہ وہ بفضلہ تعالیٰ دوسرے وقت پر آئے گا“

اس اشتہار سے بھی مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں:-

۱۔ پسر موعود، مصلح موعود، محمود بشیر ثانی ایک ہی مولود کے نام ہیں۔

۲۔ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو جو لڑکا پیدا ہوا اس کے یہ نام بطور تفاؤل رکھنے سے مراد یہی ہے کہ بظاہر حالات تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہی پسر موعود اور مصلح موعود ہے۔

۳۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کے علم میں مصلح موعود اس کے سوا کوئی اور لڑکا ہے تو وہ ۹ سال کی مدت معینہ کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ اور پھر اس کا نام محمود اور بشیر ثانی رکھا جائے گا۔ کیونکہ وہ مصلح موعود کے نام ہیں۔ (باقی)

درخواست دعا

میری اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے اور کمزور بہت ہو چکی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کامل عطا فرمائے۔ آمین

(چوہدری) انور دار الصدر غربی۔ ربوہ

حصہ آمد کے بقایا دار اصحاب توجہ فرمائیں

حصہ آمد کے جن موصی احباب کے فارم ہائے اصل آمد سال گذشتہ ۵۶-۵۷ء یا سالہائے گذشتہ ا پُر ہو کر دفتر کو واپس مل چکے ہیں ان کی خدمت میں ۳۰ اپریل ۵۷ء تک کے حسابات بھیجے جا چکے ہیں۔ اور ان کو معلوم ہو چکا ہوگا کہ ان کا حساب صاف ہے یا وہ بقایا دار ہیں۔ اگر ان کا حساب صاف ہے تو انہیں مبارک ہو کہ انہوں نے اپنے عہد کو پورا کر دکھایا۔ لیکن اگر وہ بقایا دار ہیں اور بقایا بھی ان کو تسلیم ہے تو انہیں اس بقایا کو جلد از جلد صاف کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے

ہر ایک صاحب جنہوں نے وصیت کی ہوئی ہے خوب جانتے اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے وصیت کر کے اشاعت اسلام کے سامان فراہم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے ایک نہایت نازک اور پاکیزہ عہد کر رکھا ہے۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ یہ عہد اس بات کا مقتضی ہے کہ وصیت کے ماہوار چندہ کو اپنی ہر قسم کی دنیوی ضروریات پر حتی الامکان مقدم کرنا چاہیئے۔ ان کو اس بات کا بھی علم ہے کہ سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات اموال کو چاہتی ہیں۔ لیکن باوجود ان سب باتوں سے پورے طور پر واقف اور باخبر ہونے کے بعض موصی احباب کے ذمہ بقائے ہیں ایسے احباب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ کے ماتحت چھ ماہ سے زائد عرصہ کا بقایا دار ہونے کی صورت میں وصیت قابل منسوخ ہو جاتی ہے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ایسے ہی بقایا داروں کو ان الفاظ میں انتباہ فرمایا تھا۔

"وصیت کا محکمہ ہے وہاں یہ اجازت ہے۔ کہ جب کوئی چاہے وصیت منسوخ کرا دے لیکن پھر بھی لوگ وصیت منسوخ نہیں کرواتے اور چندہ بھی نہیں دیتے۔ جب اخراج از جماعت کی سزا ہوتی ہے تو چندہ ادا کرتے ہیں۔ حالانکہ سیدھا سادہ طریق یہ تھا کہ آمد (اگر) کم ہو گئی ہے تو وصیت منسوخ کروا لو اور جب حالات درست ہو جائیں تو پھر وصیت کر دو۔ لیکن جماعت کے دوست اس پر عمل پیرا نہیں ہوتے۔ وہ ناجائز طریق اختیار کرتے ہیں۔ (یعنی وصیت کر کے باقاعدہ چندہ ادا نہیں کرتے اور بقایا دار بن کر صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ آمد منظور شدہ کو پورا نہیں کرتے جس سے سلسلہ کے کئی کاموں کو نقصان پہنچتا ہے۔ ناقل") (الفضل مجریہ ۲۰ ستمبر)

پس اب حصہ آمد کے ہر موصی کو جن کو ان کا ۳۰ اپریل ۵۷ء تک کا حساب پہنچ چکا ہے اپنے حساب پر غور کرنا چاہیئے اگر وہ بقایا دار ہیں تو انہیں اپنا بقایا ادا کر کے بہت جلد اپنا حساب صاف کر دینا چاہیئے دفتر کی طرف سے بقایا دار اصحاب سے بذریعہ خطوط بھی مطالبات کئے جا رہے ہیں۔ لیکن مبارک اور قابل رشک نمونہ ہوگا۔ ان اصحاب کا جو مطالبہ آنے سے پہلے اپنا حساب صاف کر کے اللہ تعالےٰ کے حضور اجر اور ثواب کے مستحق بن جائیں گے۔

اگر کوئی صاحب سمجھتے ہیں کہ دفتر کا مرسلہ حساب درست نہیں ہے اور ان کے ذمہ ۳۰ اپریل ۵۷ء تک اتنا بقایا نہیں ہے جتنا دفتر کے مرسلہ حسابی فارم میں ظاہر کیا گیا ہے تو وہ معین طور پر بہت جلد مطلع فرمائیں۔ کہ ان کے حساب میں کیا غلطی ہے کونسی رقم ان کے حساب میں درج نہیں ہے اور وہ رقم انہوں نے کس تاریخ کو اور کس رسید نمبر کے ذریعہ اپنے مقامی سیکرٹری مال کو ادا کی تھی۔ یا داخل خزانہ کی تھی اس معین اطلاع کے آنے کے بعد ان کے حساب کی دوبارہ پڑتال کی جائے گی اور غلطی ثابت ہونے پر حساب کو درست کر کے شکریہ کے ساتھ ان کو اطلاع دی جائے گی۔

اگر کسی صاحب کو باوجود فارم اصل آمد پُر کر کے بھجوا دینے کے حساب نہ پہنچا ہو تو وہ بھی مطلع فرمائیں تا دیکھا جائے کہ حساب کی تیاری اور ترسیل میں کیوں تاخیر ہو رہی ہے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز — ربوہ

بشارات رحمانیہ حصہ سوم

کی تیاری کے متعلق ضروری اعلان

احباب جماعت یہ سنکر یقیناً خوش ہوں گے کہ بشارات رحمانیہ حصہ دوم مطبوعہ ۱۹۵۶ء جیسا کہ متعدد احباب کی زبانی معلوم ہوا ہے۔ تبلیغی لحاظ سے نہایت مؤثر اور مفید ثابت ہوئی ہے۔ بہت سے گم گشتگانِ راہ اس سے ہدایت یاب ہوئے ہیں اور بہت سے احمدیت سے نفرت کرنے والے اور بھاگنے والے پڑھ کر اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے سلسلہ کے بہت قریب آ چکے ہیں

بزرگان سلسلہ کے ارشادات اور احباب جماعت کے پیہم تقاضوں کے پیش نظر اب یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جن احباب پر حضرت مسیح موعود اور حضرت مصلح موعود علیہما السلام کی صداقت اور عظمت شان بذریعہ رؤیا و کشوف و الہام منکشف ہوئی ہو۔ وہ اپنے ایسے تمام رؤیا و کشوف حلف مؤکد بعذاب کے ساتھ لکھکر فوراً بھیجدیں۔ اس ضمن میں یہ امر خاص طور پر ملحوظ رکھیں کہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود کی استجابت دعا کے واقعات بھی لکھ کر بھیجیں۔ اگر کسی مصیبت، مشکل یا دکھ کے حل اور حصول اولاد کے بارے میں حضور سے دعا کرائی گئی ہو اور اس کے جواب میں حضور کا کوئی دعائیہ خط آیا ہو۔ تو اس کی مصدقہ نقل یا عکس اور اس دعا کے پورا ہونے کے تفصیلی حالات لکھیں اور اگر ممکن ہو تو اس دعائیہ نشان کے پورا ہونے کی غیر از جماعت دوستوں سے تصدیق بھی کرا لیں۔ لا تکتموا الشھادۃ کا ارشاد خداوندی کے پیش نظر امید ہے کہ آپ اپنی شہادت کے اظہار میں ہرگز سستی نہیں کریں گے۔

نوٹ:۔ اپنا پاسپورٹ سائز فوٹو بھی کتاب میں اندراج کے لئے بھجوائیں جس کے اخراجات بلاک اور طباعت وغیرہ خود آپ کے ذمے ہوں گے۔

خادم سلسلہ عبدالرحمٰن بشر مؤلف بشارات رحمانیہ

بلاک ۲ ڈیرہ غازیخاں

حضور ایدہ اللہ کی صحت کیلئے صدقات اور دعائیں

چک ۱۶۸ مراد ضلع بہاولنگر

جماعت احمدیہ چک ۱۶۸ مراد ضلع بہاولنگر نے حضور اقدس کی صحت و عافیت کے لئے اجتماعی دعا کی اور بطور صدقہ ایک بکرا ذبح کر کے غربا میں تقسیم کیا مولا کریم حضور کو لمبی صحت و عافیت عطا فرماوے۔

خاکسار فیروز خاں پریذیڈنٹ جماعت چک ۱۶۸ مراد بہاولنگر

بدوملہی

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت و درازی عمر کے لئے اجتماعی دعا کی گئی اور ایک دنبہ صدقہ دیا گیا گوشت غربا میں تقسیم کیا گیا

شیخ محمد بشیر ضلع سیالکوٹ تحصیل نارووال

بھاگلپور سٹی (بہار)

بھاگلپور سٹی بہار مورخہ ۱۲-۱۲-۵۷ء سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے مقامی جماعت کیطرف سے ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا گیا اور گوشت غرباء مساکین اور بتامیٰ میں تقسیم کیا گیا نیز ۱۲-۱۳-۵۷ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں اجتماعی دعا کی گئی اللہ تعالےٰ حضور کو صحت والی لمبی عمر عطا فرماوے آمین

خاکسار قریشی عبدالحق مبلغ جماعت احمدیہ بھاگلپور بہار ۱۲-۱۲-۵۷ء

لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد احمدیہ کوئٹہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کیلئے دعا کی تحریک پر" لجنہ اماء اللہ حلقہ مسجد احمدیہ کوئٹہ نے ایک بکرا لنگر خانہ کی معرفت ذبح کرا کر غرباء میں تقسیم کروا دیا ہے"

(خاکسار مرزا معظم بیگ عفی عنہ افسر لنگر خانہ ربوہ)

۱۹۶۵ء میں انگریزی کی بجائے ہندی کو سرکاری زبان بنانے کا فیصلہ ناقابل عمل ہے

جنوبی بھارت کے تین صوبوں کے وزرائے اعلیٰ کا مشترکہ بیان

مدراس ۳ جنوری۔ جنوبی بھارت کے تین صوبوں آندھرا۔ مدراس اور میسور کے وزرائے اعلیٰ نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ مرکزی حکومت کا یہ فیصلہ ناقابل عمل ہے کہ ۱۹۶۵ء سے انگریزی کو مرکز کی سرکاری زبان کی حیثیت سے باقی نہ رکھی جائے۔

یہ بیان ایک کانفرنس کے بعد جاری کیا گیا ہے جس میں سرکاری زبان کے کمیشن کی رپورٹ سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کیا گیا تھا۔

یاد رہے کہ بھارتی آئین کے تحت ۱۹۶۵ میں انگریزی ترک کر دی جائے گی اور ہندی مرکز کی واحد سرکاری زبان بن جائے گی۔

یہ کانفرنس مہابلی پورم میں منعقد ہوئی تھی اور اس میں یہ بنیادی موقف بھی قبول کر لیا گیا کہ ہندی کو بالآخر سرکاری زبان قرار دیا جائے۔

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کو سرسبز و شاداب بنانے کا منصوبہ

ڈیرہ اسماعیل خاں ۳ جنوری حکومت مغربی پاکستان نے ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کو سرسبز و شاداب بنانے کے لئے ایک جامع منصوبہ مرتب کیا ہے۔ جس کے تحت زمینداروں کو ٹیوب ویل لگانے کے لئے حکومت کی جانب سے امداد دی جا رہی ہے

صوبائی حکومت نے اس علاقے میں نئے ٹیوب ویل لگانے کے لئے ۸ لاکھ روپے منظور کئے ہیں۔ اس وقت تک ساٹھ کے قریب ٹیوب ویل لگائے جا چکے ہیں۔ امید ہے کہ باقی کام بھی جلد ہی مکمل ہو جائے گا۔

ماہرین کا خیال ہے کہ اگر اس علاقہ میں آب پاشی کی سہولتیں مہیا کر دی گئیں تو نہ صرف یہاں غلہ کی فراوانی ہو گی بلکہ بہت سا فاضل غلہ بھی پیدا ہونے لگے گا۔

قومی اسمبلی نے تین سرکاری بل منظور کر لئے

ڈھاکہ ۳ جنوری کل ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کا دوسرا اجلاس شروع ہو گیا اور ۴۵ منٹ کی نشست میں تین سرکاری بل منظور کر لئے گئے۔ موجودہ پروگرام کے مطابق یہ اجلاس ۵ جنوری تک جاری رہے گا۔ جو بل منظور کئے گئے ان کا مقصد پاکستان ایڈورکس ایکٹ انکم ٹیکس ایکٹ اور رجسٹریشن ایکٹ میں ترمیم ہے۔

محکمہ خوراک کے نئے سیکرٹری اور کمشنر

لاہور ۳ جنوری۔ بورڈ آف ریونیو میں آفیسر آن سپیشل ڈیوٹی مسٹر نیاز احمد سی ایس پی کو فوڈ کمشنر اور محکمہ خوراک حکومت مغربی پاکستان کا سیکرٹری مقرر کیا گیا ہے۔

مقبوضہ کشمیر میں فاقہ کشی سے اموات

سیالکوٹ ۳ جنوری مقبوضہ کشمیر سے موصول ہونے والی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ وادی جموں و کشمیر میں غذائی صورت حال انتہائی خراب ہو گئی ہے اور اب تک وہاں فاقوں سے ۲۴ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ فاقہ کشی سے تنگ آ کر اس علاقہ کی آبادی نے جموں سے نقل مکانی شروع کر دی ہے۔ اب تک بیس ہزار سے زائد افراد جموں چھوڑ چکے ہیں۔ ان میں سے اکثر افراد تلاش روزگار کے لئے پاکستان کا رخ کر رہے ہیں۔ گذشتہ چند دنوں میں تین سو سے زائد کشمیری مختلف راستوں سے پاکستان پہنچ چکے ہیں۔

انتخابات کے بغیر سیاسی زندگی کی تطہیر ممکن نہیں

کشور گنج ۳ جنوری۔ ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے سابق وزیر اعظم چوہدری محمد علی نے اعلان کیا کہ عام انتخابات جلد ہونے چاہئیں۔ تاکہ عوام بدعنوان لوگوں کو عہدوں اور سیاسی زندگی سے نکال باہر کریں۔ اور ان کی جگہ دیانت دار اور قابل نمائندے منتخب کر سکیں۔

چوہدری محمد علی نے کہا۔ انتخابات کے وقت اصل اختیار عوام کے ہاتھوں میں منتقل ہو جاتا ہے اور اگر انہوں نے اس اختیار کا صحیح استعمال کیا تو وہ ملک میں حقیقی جمہوریت قائم کر سکیں گے اور اس جمہوریت میں ہر کسی کو روٹی کپڑا تعلیم اور امن و سکون میسر ہو گا۔ اگر آپ نے دیانتدار اور قابل نمائندے منتخب کئے تو یہاں اچھی حکومت قائم ہو گی

پاکستان بھارت کے ساتھ دوستانہ تعلقات کا خواہشمند ہے

صدر پاکستان میجر جنرل سکندر مرزا کا بیان

کراچی ۴ جنوری صدر سکندر مرزا نے کہا ہے۔ کہ پاکستان بھارت سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کا خواہشمند ہے۔ صدر نے کہا کہ بھارت اور پاکستان کے موجودہ تعلقات "اچھے نہیں ہیں۔" اور اس کی سب سے بڑی وجہ کشمیر اور نہری پانی کے تنازعات ہیں

صدر مرزا نے یہ بات آج پینتالیس ملکی و غیر ملکی نامہ نگاروں سے گفتگو کے دوران کہی۔ یہ نامہ نگار جو آسٹریلیا کی کنٹاس ایئرلائنز کے ایک طیارے میں ساری دنیا کا چکر لگا رہے ہیں۔ آج کراچی پہنچے تھے۔ ان میں امریکہ۔ برطانیہ۔ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ جرمنی۔ بھارت۔ اٹلی۔ تھائی لینڈ سنگاپور اور پاکستان کے اخباری نمائندے شامل ہیں

نامہ نگاروں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے صدر نے کہا کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان تعلقات کی کشیدگی کی سب سے بڑی وجوہ دو ہیں۔ ایک تو کشمیر کا مسئلہ دوسرے نہری پانی کا تنازعہ۔ آپ نے کہا کہ پاکستان ان تنازعات کے تصفیہ اور دونوں ملکوں کو ایک دوسرے کے زیادہ قریب لانے کا خواہشمند ہے۔ صدر نے اس امر کی طرف اشارہ کیا۔ کہ وہ نسل اب بھی زندہ ہے۔ جو اس سے پہلے بھارتیوں کے ساتھ زندگی بسر کر چکی ہے اور اس نسل کے ختم ہونے کے بعد دونوں ملکوں میں بے اعتمادی بڑھ جائے گی۔ اور ان متنازعہ فیہ مسائل کا فیصلہ زیادہ دشوار ہو جائے گا۔

صدر نے کہا "اگر بھارت نے پاکستان کو اس کے پانی کے جائز حق سے محروم کیا۔ تو پاکستان میں نظام آبپاشی مفلوج ہو کر رہ جائے گا اور اگر اس ملک کی تیس چالیس لاکھ ایکڑ اراضی پانی نہ ملنے کے باعث بنجر ہو گئی اور لوگ فاقہ کشی پر مجبور ہو گئے تو ہو سکتا ہے۔ کہ اس سے "سنگین نوعیت کی گڑبڑ" پیدا ہو جائے

معاہدہ بغداد اور امن عالم

معاہدہ بغداد کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے صدر نے کہا کہ اسے اور مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اس کا ایک طریقہ یہ ہے۔ کہ امریکہ معاہدہ بغداد کا مکمل رکن بن جائے۔ آپ نے کہا کہ یہ اقدام بہت حوصلہ افزا ہو گا۔ اور عرب بھی معاہدے کی اہمیت محسوس کرنے لگیں گے۔ صدر نے کہا کہ عرب اتحاد کے خواہشمند ہیں۔ اور انہیں متحد رہنا چاہیئے۔

صدر سے دریافت کیا گیا۔ کہ پاکستان امن عالم کی کیا خدمت کر سکتا ہے۔ آپ نے جواب دیا کہ اپنے علاقہ میں امن قائم رکھ کر اور اپنے علاقہ میں قانون کی حکومت بحال رکھ کر پاکستان امن عالم کی خدمت کر سکتا ہے۔

ایک اور سوال کے جواب میں صدر نے کہا۔ اگر پاکستان میں عوام خوش ہیں۔ تو پھر اس ملک کو کمیونزم سے کوئی خطرہ نہیں۔

پاکستان میں یونسکو کا علاقائی دفتر

کراچی ۴ جنوری اقوام متحدہ کا تعلیمی سائنسی اور ثقافتی ادارہ (یونسکو) عنقریب اپنا ایک علاقائی دفتر پاکستان میں قائم کرے گا۔ جو پاکستان بھارت لنکا اور برما کی روز افزوں خواندہ آبادی کی تعلیمی ضروریات کی تکمیل کے لئے سستی کتابیں اور مواد شائع کرے گا۔

پنڈت ہری چند اختر کا انتقال

نئی دہلی ۳ جنوری اردو زبان کے مشہور شاعر پنڈت ہری چند اختر کل حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث انتقال کر گئے پنڈت ہری چند اختر جالندھر کے رہنے والے تھے۔ مگر ان کی عمر کا بیشتر حصہ لاہور میں گزرا تھا۔ اور اردو زبان کے بلند پایہ شاعر تھے۔ حفیظ جالندھری کے شاگرد تھے۔

ہمارے پرانے رفیق کار مکرم خادم صاحب کا سانحہ انتقال

انا للہ وانا الیہ راجعون

(از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

ہمارے پرانے رفیق کار مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم گجراتی جیسا کہ اخبار الفضل میں شائع ہو چکا ہے دارالفناء سے دارالبقا کی طرف انتقال فرما چکے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

اوائل دسمبر میں جب میں ان کی عیادت کے لئے میو ہسپتال میں گیا تو وہ ہشاش بشاش نظر آئے اور کہا کہ اب پہلے سے مجھے کافی افاقہ ہے۔ پھر میرے ان مضامین کا ذکر شروع کر دیا جو الفضل میں مولوی صدر دین صاحب کے ایک خطبہ کے جواب میں شائع ہوئے تھے اور کہا کہ ایسے ہی تحقیقی مضامین لکھے جانے چاہئیں۔ نہایت عمدہ ہیں اور الہام" لاہور میں ہمارے پاک ممبر ہیں" کے جواب کو بہت سراہا۔ ان مضامین کو ضرور ٹریکٹ کی صورت میں چھپوانا چاہیے۔ چنانچہ وہ مضامین نظارت اصلاح وارشاد کے صیغہ نشر و اشاعت نے بصورت ٹریکٹ شائع کر دئیے ہیں۔

مکرم خادم صاحب مرحوم و مغفور سے میں اس وقت سے واقف ہوں جبکہ وہ ابھی کالج میں تعلیم پا رہے تھے طالب علمی کے زمانہ میں بھی آپ کو تبلیغ احمدیت کا شوق تھا۔ اکثر مباحثات سننے کے لئے آیا کرتے۔ جب میں نے ابتداء میں مخالفین سے مناظرات شروع کئے تو ان میں سے بھی وہ بعض مناظرات میں حاضر ہوئے۔ ان کے دل میں بھی اللہ تعالیٰ نے احمدیہ لٹریچر کے مطالعہ کا شوق پیدا کیا جس کے نتیجہ میں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقررین اور مناظرین کی صف اول میں شمار ہوئے۔ جب کبھی انہیں سلسلہ کی طرف سے مناظرہ کے لئے یا جلسوں میں تقریر کرنے کے لئے دعوت دی گئی تو انہوں نے بخوشی خاطر اس پر لبیک کہی اور اپنے ذاتی کاموں کو پیچھے ڈال کر تبلیغی کام کو مقدم کرتے رہے۔ تحقیقاتی عدالت کے سلسلہ میں بھی انہوں نے ہمارے ساتھ چھ سات ماہ کام کیا۔ روزانہ گجرات سے لاہور آیا کرتے اور آخری بحث میں بھی حصہ لیا۔ بحث کے لئے تحقیقاتی عدالت نے دوسروں کی نسبت سے ہمیں تھوڑا وقت دیا تھا۔ لیکن خادم صاحب مرحوم نے تھوڑے سے وقت میں نہایت قابلیت کے ساتھ دوسری پارٹیوں کے اعتراضات کے ایسے دندان شکن جوابات دئیے کہ تحقیقاتی عدالت کے جج صاحبان بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ چنانچہ تحقیقاتی عدالت کے صدر نے اس امر کا اظہار کیا کہ خادم صاحب نے بہت اچھی بحث کی ہے۔ تحقیقاتی عدالت کی مطبوعہ رپورٹ میں زیر عنوان "اسلامی اصطلاحات کا استعمال" ان کا ذکر کیا ہے۔

الغرض خادم صاحب کی وفات سے ہمارا ایک قدیم رفیق کار اور ایک مخلص خادم سلسلہ ہم سے جدا ہو گیا ہے۔ لیکن بقول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ؎

جانیوالا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

قطعہ خاص میں

عام قواعد کی رو سے خادم صاحب مرحوم قطعہ عام بہشتی مقبرہ میں دفن کئے جا سکتے تھے۔ لیکن ان کی خدمات اور قربانیوں کے پیش نظر جو انہوں نے سلسلہ کے لئے کی تھیں۔ میں نے بحیثیت صدر مجلس کارپرداز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے عرض کیا۔ کہ عام قواعد کی رو سے تو انہیں قطعہ عام میں دفن کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر حضور ارشاد و اجازت فرمائیں۔ تو قطعہ خاص میں دفن کیا جا سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ کیا وہ موصی تھے۔ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ حضور نے فرمایا ان کی جماعتی خدمات کے پیش نظر قطعہ خاص میں دفن کیا جائے۔ پہلے بھی ایک دو مثالیں ایسی پائی جاتی ہیں۔ مجھے اس سے بہت خوشی ہوئی۔ چنانچہ ہمارے پرانے رفیق کار کو قطعہ خاص میں دفن کیا گیا۔ یاد رہے کہ مقبرہ کی تمام زمین ایک جیسی ہے۔ لیکن یہ تقسیم صرف انتظامی لحاظ سے کی گئی ہے۔ اور اس غرض سے کہ تا مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ جنہوں نے انذار میں آپ پر ایمان لا کر قربانیاں کیں۔ ان کی قبریں اور وہ لوگ جو گو ان کے بعد آئے۔ لیکن ان کے ہمرنگ خدمات اور قربانیاں کیں۔ ان کی قبریں قریب قریب ہوں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے اہل و عیال اور ان کی والدہ صاحبہ اور ان کے بقیہ لواحقین کو صبر جمیل بخشے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ

میں بحیثیت صدر مجلس کارپرداز اس امر کا اظہار کر دینا بھی ضروری خیال کرتا ہوں کہ مذکورہ بالا سلوک جو خادم صاحب مرحوم کی تدفین کے سلسلہ میں کیا گیا وہ ان کی لوکل جماعت کی خدمات کی بنا پر نہیں۔ بلکہ عام جماعت احمدیہ کی خدمات اور قربانیوں کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ اور اس امر کا فیصلہ کرنا کہ کس کی خدمات اور قربانیاں اس رنگ کی ہیں۔ صرف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ کا کام ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اول مہاجرین و انصار کا ذکر کر کے فرماتا ہے والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ" کہ وہ لوگ جو بعد میں آنے کے باوجود غیر معمولی اخلاص سے اپنی قربانیوں اور خدمات میں ان کے نقش قدم پر چلیں گے۔ وہ بھی رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کے سرٹیفکیٹ کے مستحق ہوں گے اور دوسری جگہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ذکر کر کے فرمایا۔ "ذالک لمن خشی ربہ" یہ مقام ہر ایک اس شخص کو بھی حاصل ہوگا جس کا دل اپنے رب کی خشیت سے معمور ہوگا۔ اور وہ اپنی قربانیوں اور خدمات میں صحابہ کے رنگ میں رنگین ہوگا۔ اس لئے خادم صاحب مرحوم و مغفور کو بھی ان کی صحابہ مسیح موعود جیسی قربانیوں اور خدمات کے پیش نظر قطعہ خاص میں دفن کیا گیا ہے ؎

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اعلانات نکاح

(۱) یکم جنوری بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں مولانا جلال الدین صاحب شمس نے میرے خالہ زاد بھائی میر محمد احمد صاحب تالپور بی۔ اے بی۔ ٹی اسسٹنٹ انسپکٹر آف سکولز کراچی ولد میر مرید احمد صاحب تالپور کا نکاح میری ماموں زاد بہن سیدہ آنسہ نزہت بنت سید محمد یوسف صاحب فائق ملتان کے ساتھ دو ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے مبارک کرے۔ آمین

میجر سید محمود احمد شاہ (ایبٹ آباد)

(۲) ۲۹ دسمبر ۵۷ء مسجد مبارک ربوہ میں میرے چھوٹے بھائی سید مقصود احمد شاہ صاحب بخاری حال لیاقت آباد ولد سید غلام حسین شاہ صاحب (سابق ڈپٹی ڈائرکٹری افسر پنجاب ڈلہوزی پال) کا نکاح ہمراہ امۃ البصیر بشریٰ صاحبہ بنت سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحب جہلم بعوض مہر ایک ہزار چار سو روپیہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے پڑھا۔ احباب کرام بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

(لفٹنٹ کرنل سید ممتاز احمد پشاور چھاؤنی)

تفسیر صغیر کے خریداروں کو ضروری اطلاع

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جس قدر تفسیر صغیر کے نسخے تیار ہوئے تھے وہ دوستوں میں تقسیم کر دیئے گئے ہیں لیکن جماعت کے دوستوں کا ایک کثیر حصہ باقی ہے جو تفسیر کے حصول کے لئے بے چین ہے۔ اس لئے ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تفسیر کے دو ہزار نسخے جنوری کے آخر میں انشاء اللہ تیار ہو جائیں گے۔ جن دوستوں کو تفسیر نہیں ملی اور وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ فوری طور پر خاکسار کو اطلاع دیں۔ نیز یہ بھی لکھیں کہ کیا ان کو دو حصوں میں تفسیر چاہیئے یا ایک حصہ میں۔ اسی طرح سے جماعتوں کے امراء صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بھی فوری طور پر اطلاع دیں کہ ان کو مزید کس قدر نسخے درکار ہیں۔ تفسیر صغیر کے علاوہ مسند احمد حنبل کے جس قدر نسخے چاہئیں اس کے متعلق بھی احباب جماعت فوری طور پر اطلاع دیں۔

ابوالمنیر نور الحق ادارۃ المصنفین خلافت لائبریری۔ ربوہ

زبذلِ مال در راہش کسے مفلس نمے گردد - خدا خود مے شود ناصر گر ہمت شود پیدا

(مسیح موعودؑ)

قسط نمبر ۵

تحریک جدید دفتر اوّل و دوم کے ان سابقون الاولون کی فہرست شائع کی جا رہی ہے۔ جن کے وعدے اسی وقت ادا ہو گئے تھے۔ یا جنہوں نے وعدہ نہ فرمایا۔ مگر رقم ہی ادا کر دی ہے۔ اس لئے کہ ان کو یہ یاد ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر فرمان تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کو جو غیر ممالک میں وسیع سے وسیع تر کیا جانا ضروری ہے۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے غیر ملکی لوگ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہمارے ہاں بھی حقیقی اسلام کے سکھانے اور تعلیم دینے والے مبلغ بھیجے جائیں۔ اور بعض ممالک سے غیر ملکی احباب اسلام سیکھنے اور پھر اپنے ملک میں واپس جا کر اسلام پھیلانے کے لئے زندگی وقف کر کے ربوہ تعلیم حاصل کرنے آ رہے ہیں۔ ان کے معمولی اخراجات کی ذمہ داری تحریک جدید پر ہے۔ اس لئے تحریک جدید کے اخراجات کا بڑھنا ایک طبعی بات ہے۔ اور ان اخراجات کو پورا کرنا بھی پاکستان کی اس فوج پر ہے۔ جو یہ جانتے ہیں کہ:-

"احمدیت اگر پھیلے گی۔ اور اسلام اگر ترقی کر گیا۔ تو ان ہی لوگوں کے ذریعہ جو سمجھتے ہیں کہ جو کچھ کرنا ہے ہم نے ہی کرنا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہم سے اپنے دین کی خدمت لے رہا ہے۔ یہ تو ایک انعام ہے۔ جو ہم پر کیا جا رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ کہ اس نے ایسے زمانہ میں ہمیں اسلام کی خدمت کے لئے چنا۔ جبکہ اسلام کمزور ہو رہا ہے۔ اور مسلمان صرف نام کے رہ گئے ہیں۔ ایسے ہی لوگ ہیں۔ جو ہمیشہ کے لئے زندہ رکھے جائیں گے۔ اور ان کے نام اسلام کے مجاہدین میں شمار کئے جائیں گے"

نام	رقم
چوہدری رحمت علی صاحب دکاندار دھوریہ گجرات	۱۶/۲
اہل و عیال " "	۷/۲ (میزان ۲۳/۴)
شیخ عبد الحمید صاحب راجگڑھ	۲۱/-
ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب قلعہ صوبہ سنگھ سیالکوٹ	۷۰/-
صوفی غلام محمد صاحب پریذیڈنٹ $\frac{۲۷۰}{الف}$ سندھ	۶۳/-
رمضان بی بی اہلیہ " "	۲۱/۱۰
نور بی بی والدہ " "	۱۱/۶
از میاں مہر دین مرحوم صوفی	۶/- (میزان ۱۰۲/-)
منشی عبد اللہ صاحب کوٹ عبد اللہ سندھ	۲۵/-
مرزا غلام حیدر صاحب نوشہرہ چھاؤنی	۱۵۰/-
فاطمہ بی بی اہلیہ " "	۳۲/- (میزان ۱۸۲/-)
چوہدری غلام سرور صاحب $\frac{۵۵}{۴۰L}$ منٹگمری	۳۴۰/-
میر محمد ابراہیم صاحب پنشنر پسرور سیالکوٹ	۷۰/-
ماسٹر اللہ بخش صاحب سابق زراعت ماسٹر ربوہ	۳۹/-
مستری محمد یعقوب صاحب ٹمبر مرچنٹ چنیوٹ	۱۶/-
ظہور احمد صاحب بھا کا بھٹیاں گوجرانوالہ	۱۳/۸
مہر بی بی "	۶/۸ (میزان ۲۰/-)
بشیر علی صاحب ادرحمہ سرگودہا	۱۵/-
سید عبد الرزاق شاہ صاحب ربوہ	۲۵/۸
امتہ الرفیق اہلیہ ابو محمد شفیع صاحب ربوہ	۲۸/-
بیگم ڈاکٹر گوہر دین صاحب فرد کہ سرگودہا	۱۰۰/-

آپ نے اپنا ذاتی حساب اس سال میں ہی انیس سال بقایا اور اس کے بعد تا سال ۲۴ بھی ادا فرمایا اور یہ شاندار رقم غیر معمولی اور نمایاں ارسال فرمائی ہے۔ جزاک اللہ۔ مکرم ڈاکٹر صاحب اس سال ۴۰۰/- روپیہ الگ عطا فرمائیں گے۔ جزاک اللہ

نام	رقم
غلام محمد صاحب محمد نگر لاہور	۱۲۵/-
استانی مریم بیگم صاحبہ ربوہ	۶۵/۸
استانی محمدی بیگم صاحبہ ربوہ	۱۰/۶
دولت خان صاحب $\frac{۹۷}{۴}$ جھنگ	۵/۵
ڈاکٹر سید عبد الوحید صاحب پنشنر لائل پور	۹۱/۶
اہلیہ " امتہ الوحید صاحبہ دختر	۲۸/۱۰
رضیہ نسیم صاحبہ بچگان	۳۳/-
	۱۵/- ، ۱۵/- (میزان ۱۸۳/-)
منظور احمد صاحب ریلوے سیالکوٹ	۱۲/۱۳
حاجی مرزا نور احمد صاحب شیخوپورہ شہر	۶/۸
شیخ جمال الدین صاحب "	۷/-
شیخ گلزار محمد صاحب " اہلیہ صاحبہ ۸/-	۸/- (میزان ۱۶/-)
امتہ المنیرہ - بشریٰ بی بی دختران ۶/۲ ، ۶/۲	۱۲/۴
چوہدری عبد الحمید صاحب شیرہ کی شیخوپورہ	۵/-
" محمد نواز صاحب "	۵/-
میاں محمد عثمان صاحب دہلی دروازہ لاہور	۱۰/۸
میاں سلطان نصرت صاحب "	۵/-
عبد الواحد صاحب "	۱۲/۸
میاں غلام حسین صاحب "	۵/-
ڈاکٹر حسن احمد صاحب "	۵/-
عبد الرشید صاحب شیر فروش "	۵/-
اہلیہ و بچگان صوبیدار عبد الرحمان خانقاہ ڈوگراں	۶/۴
عبد الرحمان صاحب بی کام سول لائن لاہور	۵۰/-
ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب قلعہ صوبہ سنگھ سیالکوٹ	۱۱۳/-
اہلیہ صاحبہ ماسٹر رشید احمد صاحب چونڈہ سیالکوٹ	۷/۱۲
مستری محمد حنیف صاحب بھکر چنیوٹ	۵/-

نام	رقم
نور جہاں اہلیہ شیخ محمد حسین صاحب چنیوٹ	۵/-
بشریٰ بیگم صاحبہ بھا کا بھٹیاں گوجرانوالہ	۶/۸
راج بی بی زینب بیگم صاحبہ	۵/۱۲/-
چوہدری ناصر احمد صاحب جامعۃ احمدیہ ربوہ	۵/-
ولی احمد صاحب سول لائن لاہور	۵/-
ملک مظفر احمد صاحب نسبت روڈ لاہور	۹/-
خالد محمود صاحب ہوشیار پوری سول لائن	۷/-
شیخ محمود احمد صاحب لائل پارک لاہور	۲۰/-
محمد سلطان صاحب چاہ لڑھیانہ جھنگ	۵/-
مولوی غلام محمد صاحب زرگر "	۶/۱۲
محمد نانک ولد محمد صاحب "	۵/-
محمد سراج الدین صاحب "	۵/۴
مبارکہ بیگم صاحبہ طاہرہ منڈی مریدکے	۹/۱۲
قاضی نذیر محمد صاحب چک چٹھہ گوجرانوالہ	۶/۲
اہلیہ صاحبہ حکیم عبد العزیز صاحب "	۶/۲
خالد محمود رشید صاحب منڈی مڑھ بلوچاں "	۶/-
رشیدہ افتخار النساء صاحبہ "	۸/-
رائے سہت خاں صاحب کوٹ سلطان	۵/-
حافظ امیر الدین صاحب "	۵/-
امان اللہ صاحب "	۵/-
اکبر علی صاحب فیروز والا گوجرانوالہ	۱۳/۸
امتیاز احمد صاحب نشتر کالج ملتان	۷/۲
طاہر احمد صاحب "	۲۰/-
رشیدہ بیگم صاحبہ معرفت قاضی شریف احمد صاحب	۵/-
قدرت اللہ صاحب کنڈیارو سندھ	۵/-
صوبیدار نور محمد صاحب سانگھڑ "	۱۸۵/-
بچگان شاہ محمد صاحب گوٹھ جمال پور	۱۲/-
مولوی عطاء اللہ صاحب "	۳۳/-
نور احمد صاحب معہ اہل و عیال "	۱۶/-
گلاب خاں صاحب "	۶/۸
اہل و عیال "	۶/-
عبد العزیز صاحب خالد $\frac{۲۷}{الف}$ سندھ	۱۳/۸
زینب بیگم اہلیہ "	۷/۸
عبد الخالق ایاز پسر صوفی غلام محمد صاحب	۱۳/-
مبارک احمد طاہر "	۶/۶
صفیہ بیگم دختر "	۷/۸
خورشید بیگم بھتیجی "	۶/-
رمضان احمد بھتیجہ "	۵/-
عبد الکریم ولد میاں مہر دین $\frac{۲۷۰}{الف}$	۶/-
سردار بیگم اہلیہ مولا بخش صاحب	۷/-
نذیراں بی بی صاحبہ کوٹ عبد اللہ سندھ	۵/۸
خدیجہ بی بی صاحبہ "	۵/۸

نام	رقم
محمد شریف صاحب کوٹ عبد اللہ سندھ	۶/۸
محمد اسحاق صاحب "	۷/۸
محمد شریف ولد کریم بخش "	۵/-
بشیر احمد صاحب "	۵/-
اہلیہ ابراہیم صاحب "	۵/۴
علی احمد صاحب "	۵/۴
محمد ابراہیم صاحب "	۹/۴
محمد شریف صاحب "	۵/-
غلام رسول صاحب "	۵/-
اہلیہ بشیر احمد صاحب "	۵/۴
سائراں بی بی "	۵/-
محمد یعقوب صاحب "	۵/-
محمد سلیم صاحب "	۵/-
محمد عبد اللہ صاحب نسخہ جانگ "	۱۴/-
علی محمد جلال الدین ملٹر گگارو	۵/-
محمد اسلم صاحب لائل پور شہر	۵/-
تاج الدین صاحب " "	۶/-
محمد اقبال صاحب فیکٹری ایریا "	۵/۴
ملک بشیر احمد صاحب	۲۵/-
علی محمد صاحب خادم مسجد "	۶/۲
غلام محمد صاحب اسٹریلیا بنک "	۱۷/۹
رشیدہ ملک دختر بہادر خاں صاحب مرحوم سرگودہا	۵/-
نعیم احمد صاحب وسیم کوہاٹ	۳۰/-
چوہدری صوبے خاں صاحب چک ۳ منٹگمری	۸/-
طاہرہ بیگم صاحبہ شیخ پور گجرات	۸/-۸
سردارہ بی بی صاحبہ	۷/۴
استانی فرخندہ اختر صاحبہ نوشہرہ چھاؤنی	۱۳/-
ملک دین ولد روشن بھاگٹ ادرحمہ سرگودہا	۵/-
عبد الحی صاحب تاندلیانوالہ لائل پور	۱۴/۸
بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب کراچی	۱۹۴/-
والدہ مرحومہ صاحبہ "	۲۸/-
والد صاحب مرحوم "	۲۸/-
رفیع احمد ابن "	۱۱/-
سید منظور علی صاحب کراچی	۵/۴
حبیبہ قدسیہ اہلیہ محمد مسعود احمد قریشی کراچی	۲۰/-
محمد مسعود احمد صاحب قریشی "	۳۸/-
ایم اے خورشید از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کراچی	۵/-
" حضرت مسیح موعود علیہ السلام "	۵/-
" مولوی محمد عیسیٰ صاحب مرحوم	۵/-
مولوی محمد موسیٰ صاحب "	۵/-
" چوہدری کریم بخش صاحب "	۵/-
اہلیہ " " "	۵/-

حضرت مولوی محمد عبداللہ صاحب سنوری -/۵
اہلیہ صاحبہ " " " -/۵
اہلیہ صاحبہ محمد موسیٰ صاحب -/۵
ملک محمد شریف صاحب منٹگمری ۸/۸
ماسٹر عبدالکریم " صاحب -/۹
اہلیہ صاحبہ " " -/۹
ملک برکت اللہ صاحب " -/۶
ڈاکٹر محمد عبدالرشید صاحب کوئٹہ -/۱۳۶
عبدالوحید خان صاحب " -/۵۵
مبارکہ حفیظ صاحب " -/۹
شیخ عبدالواحد صاحب " -/۴۰
ماسٹر عبدالحمید خان صاحب " ۵/۹
چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ربوہ -/۳۷۰۰
" " والد صاحب -/۱۸۰
" " والدہ صاحبہ -/۱۸۰
" بشریٰ ربانی بیگم -/۱۲۰
چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب کراچی -/۱۴۵۰
غلام احمد صاحب سید والا شیخوپورہ -/۱۲
محمد خلیل الرحمن صاحب گھوگھیاٹ سرگودہا ۶/۲
مخدوم محمد ایوب صاحب " -/۳۵
دوست محمد صاحب الیکٹریشن بنوں ۹/۸
محمد اسمٰعیل صاحب ۱۳۴ سمندری لائل پور ۵/۸
مرزا اکبر بیگ صاحب بھوگی لاہور -/۸
مولوی محمد بخش صاحب مرڑ ۶/۱۲
ڈاکٹر محمد شفیع صاحب پنڈی بھٹیاں -/۳۰
اہلیہ " " -/۱۱
غلام علی ولد عبداللہ ۹۳/6-B بہاولپور ۱۳/۴
عبدالحمید صاحب عارف گڑھی شاہو -/۷
عبدالغفور صاحب بھٹی گنری ۳۶/۵
صوبیدار میجر ملک عبدالرحمن صاحب کوئٹہ ۱۱۲/۸
" حضرت نبی کریم صلعم و مسیح موعود ۱۱/۴
" " والدین مرحومین -/۱۱
" " چچا خدا بخش و بھائی محمد دین ۵/۴
" " اہلیہ میمونہ بیگم ۱۶/۱۲ (۱۶۵/۲)
" بچگان عبدالرحیم سلیم نصرت تنویر ۶/۴
عبدالمالک عبدالرشید باسط شوکت پروین
شیخ ضیاء الحق معہ اہلیہ و الرحمت و عطیۃ الرحمان ربوہ ۲۵/۸
مبشر احمد منور احمد پسران ۵/۴
قمر النساء و نثار بانیا ۵/۴
چوہدری عبدالحمید صاحب روہڑی سندھ ۷۶/۴
اہلیہ رسول بی بی صاحب ۱۴/۱
عزیزہ بلقیس بیٹی ۵/۴

عزیزہ فرحت " ۵/۴
" قدسیہ " ۵/۴
" بشریٰ " ۵/۴
" عبدالرحمان بیٹا ۵/۴
" اعجاز احمد " ۵/۴
" والد صاحب مرحوم چوہدری غلام حسن ۸/۱
" والدہ صاحبہ مرحومہ عمر بی بی صاحبہ ۵/۱
ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب کاٹھوی کراچی ودم -/۳۰۶
اہلیہ صاحبہ " " -/۱۰۶
شمیم احمد دین " " -/۱۱
آصفہ صاحبہ دختر " " -/۱۱
ثریا صاحبہ " " -/۱۱
چوہدری رفیع احمد پسر " -/۱۱
ڈاکٹر قاضی محمد صاحب لاہور -/۵۰۰
چوہدری نور احمد صاحب سول لائن لاہور -/۱۴
منشی کلیم الرحمان صاحب ربوہ ۹/۸
اہلیہ صاحبہ " " ۹/۸
چوہدری محمد قاسم صاحب کھیوہ باجوہ سیالکوٹ -/۱۸
مرزا احمد حسین صاحب دار الصدر ربوہ ۶/۴
حکیم فتح محمد صاحب ڈگری سندھ -/۴۷
چراغ بی بی صاحبہ ادرحمہ سرگودہا ۲۰/۴
ملک عبدالجبار صاحب ٹوپی -/۵۰
آپ -/۱۰۸ پہلے بھی ادا فرما چکے ہیں یہ اضافہ ہے۔
محمد شریف صاحب صادق آباد -/۴۰
مرزا احسان الحق صاحب مشرقی کراچی -/۱۵۳
قاضی حبیب الدین احمد کراچی صدر -/۱۳۰
والدہ صاحبہ سید بشیر احمد صاحب خدمت خلق ربوہ ۵/۸
اہلیہ صاحبہ لطف الرحمان شاکر ربوہ ۹/۴
شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی مریدکے شیخوپورہ ۴/۴
شہزادہ محمد عثمان صاحب جہلم -/۱۴
صوفی علی محمد صاحب جنڈو ساہی سیالکوٹ ۸/۷
مولوی عبدالحق صاحب نور گرنڈی -/۶۳
اہلیہ -/۱۸
مولوی عبدالستار صاحب " -/۹
شیخ منیر احمد ابن شیخ نیاز محمد کراچی -/۴۰
والدین -/۱۰
اہلیہ صاحبہ -/۱۵
بچگان -/۱۰
سراج الحق صاحب میرک منٹگمری -/۳۲
سوبھر خاں بنیادر خاں گوٹھ دادن چانڈیہ سندھ -/۱۸
جمعدار نعمت اللہ خاں صاحب مانسہرہ -/۲۱

عمر خطاب خاں مانسہرہ -/۳۰
ماسٹر عبدالرحمان صاحب اتالیق ربوہ -/۲۲
سید بشیر احمد صاحب خدمت خلق ربوہ -/۶
کیپٹن سید افتخار حسین صاحب معہ اہل و عیال کراچی -/۲۶۳
شیخ عبدالحق صاحب جیکب لائنز -/۵۱۵
چوہدری سلطان احمد صاحب کھاریاں گجرات ۶/۴
زینب بی بی ہمشیرہ " " -/۱۲
بچگان سلطان احمد صاحب -/۱۰
مولوی محمد عبداللہ صاحب نارووال -/۱۳
چوہدری فقیر محمد صاحب ۹/۱۲-L منٹگمری ۱۰/۷
مرزا عبدالکریم صاحب کیمبل پور ۲۳/۱۰
اہلیہ " " -/۱۲
چوہدری فتح محمد صاحب ۹۶/۱۲-L منٹگمری -/۵۷
رشیدہ بیگم دختر " " ۲۹/۸
حاجی محمد فاضل صاحب اوورسیر ربوہ ۵/۴
مولوی عبدالغفور صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ۶/۴
محمد عبداللہ صاحب ۵۰/۱۲-L منٹگمری -/۲۹
میجر محمد اشرف صاحب اسلامیہ پارک لاہور -/۱۵۰
ڈاکٹر ضیاء اللہ صاحب گجرات -/۵۸
فاطمہ بی بی والدہ ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب گجرات -/۸
صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ربوہ ۸۵/۴
اہلیہ و بچگان " " -/۲۶
نذیر احمد ناصر صراف ڈسکہ سیالکوٹ -/۲۰۰
سردار بیگم اہلیہ شیخ مختار نبی گوجرانوالہ -/۲۸
شیخ مختار احمد صاحب گوجرانوالہ -/۱۲
میاں محمد شریف صاحب کشمیری " -/۷۱
بابو اقبال محمد خاں صاحب " -/۶۳
خاندان " " -/۸
خان محمود احمد خاں میکینیکل ورکس -/۱۶۰
عنایت اہلیہ بابو محمد بشیر صاحب چغتائی -/۲۶
سکینہ بی بی اہلیہ عبدالغنی درویش ۱۳/۸
ملک برکت علی صاحب منڈی بہاؤالدین گجرات -/۲۱
ملک بشیر علی صاحب کھاریاں " -/۳۰
چوہدری احمد جان وکیل المال ثانی تحریک جدید -/۶۰
اہلیہ " " -/۱۹
طاہرہ بی بی دختر " -/۵
بشریٰ شوکت دختر " -/۵
امۃ المجید صاحبہ " -/۵
شریف احمد ابن " -/۵
رفیع الزمان خاں سعید منزل کراچی -/۶۰
صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ -/۷۵
ملک رسول بخش صاحب اوورسیر ربوہ -/۲۳

امۃ الرحمان صاحبہ اہلیہ ملک رسول بخش ربوہ ۷/۸
رحمت بی بی بیوہ احمد دین موذن مرحوم بچگان ۴/۸
سعیدہ بیگم اہلیہ عبدالعزیز فیروز پوری کراچی -/۲۳
مسعودہ بیگم منظور الحق صاحب سید منزل کراچی -/۳۰
عبدالقدوس صاحب ڈیرہ غازیخاں -/۲۴
حافظ فیض اللہ چک ۹۷ سرگودہا -/۵
اہلیہ صاحبہ صادق احمد صاحب دریا خان مری -/۵
محمد اکرم ولد محمد یوسف صاحب " -/۶
ماسٹر عبدالرحمان صاحب چک ۱۲ کوٹ فرزند علی ۱۳/۴
منور احمد صاحب معہ بچگان " -/۴۰
چوہدری منیر احمد صاحب نوکوٹ سندھ -/۵
مائی سونی صاحبہ " -/۵
عبدالمجید صاحب " -/۵
صفیہ بیگم صاحب " -/۵
آلہ یار صاحب " -/۵
محمد حسن صاحب " -/۵
قاضی بخش صاحب مرحوم " -/۵
جنت بیگم صاحبہ " -/۵
لیفٹیننٹ غلام محمد صاحب کراچی -/۱۲۰
مرزا نذیر احمد صاحب مارٹن روڈ " -/۷۰
چوہدری عبدالحمید خاں صاحب " -/۸۴
مرزا عبدالرشاد احمد خاں صاحب " -/۴۸
عبدالرحیم صاحب مع بچگان " ۶۵/۵
اہلیہ صاحبہ " " ۲۵/۵
بچگان " " ۱۲/۶
بشیر الدین عباسی چنڈال ایریا ناظم آباد کراچی -/۲۰
میر محمد اسلم صاحب جنوبی " -/۴۰
محمود احمد ابن ڈاکٹر غلام قادر صاحب -/۶۸
مسعودہ بیگم اہلیہ محمود احمد صاحب " ۵/۸
طاہر احمد صاحب " ۵/۸
خواجہ محمد اسلم صاحب کراچی -/۳۲
محمد اکرم صاحب ابن " -/۷
مستری سلطان جہانگیر صاحب " -/۲۰۰
امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب -/۳۰
وزیر بیگم صاحبہ لالو کھیت " -/۱۳
چوہدری حمید احمد ملٹن روڈ " -/۵۰
میمونہ اختر اہلیہ رشید احمد محمود صاحب ۲۵/۲
حالمہ اختر بنت " ۸/۲
گل رعنا بنت " ۴/۲
مبارک احمد صاحب ابن " ۶/۲
روبینہ بنت " ۵/۲
چوہدری نعمت اللہ صاحب صدر -/۱۹

ثریا بنت ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب کراچی ۵/-
امۃ الرشید بیگم بنت نور احمد تالپوری ۱۱/-
" " " دختر ۲/-
محمد عمر صاحب ڈیرہ ۲۲/-
مولوی محمد انور صاحب اکاؤنٹنٹ ۵۰/-
اہلیہ عبدالغفور صاحب بھٹی۔ کنری ۱۲/-
عبدالغفور صاحب سنوری " ۱۷/۸
غلام احمد صاحب معہ اہل و عیال " ۳۰/-
اہلیہ عبدالغفور صاحب سنوری " ۱۲/-
چوہدری فضل احمد صاحب والد اکبر علی صاحب ۲۵/-
چوہدری عبدالعزیز معہ اہل و عیال ۲۳/-
چوہدری سردار خان صاحب کراچی ۱۰/-
رحمت علی صاحب منیجر چانگ سندھ ۱۱/-
چوہدری غلام رسول صاحب " ۱۰/-
سیٹھ عزیز احمد صاحب ڈکوٹ سندھ ۲۵/-
سلطان علی صاحب سیکرٹری مال محراب پور ۱۰/-
ماسٹر محمد نواز صاحب ۲۳/-
بابو عبدالرشید صاحب خانپور بہاولپور ۱۰/-
مولوی کرم الٰہی صاحب " ۵/-
حلیمہ بیگم صاحبہ " ۶/-
منشی غلام محمد صاحب بنی سرروڈ ۱۲/-
اہلیہ ڈاکٹر محمد عبدالرشید کوئٹہ ۱۶/۸
سعیدہ نیاضہ بنت " " ۶/۴
سعیدہ فرخندہ " " ۱۰/-
خدام النساء اہلیہ عبدالوحید خان صاحب ۱۶/۸
عبدالباسط خان پسر " " ۶/۱۲
شیخ فضل الرحمن صاحب کوئٹہ " ۱۱/-
عبداللطیف صاحب کلو " ۵/۷
اہلیہ غلام محمد صاحب انسپکٹر پولیس " ۵/۸
خالد احمد صاحب جاوید پسر " ۵/۸
حفیظہ سلطانہ اہلیہ و پسر مرزا منور بیگ " ۶/-
محمد عبداللہ صاحب معہ بچگان ظفروال سیالکوٹ ۳۲/-
چوہدری غلام محمد صاحب منڈیانوالہ لاہور ۸/-
" بشیر محمد صاحب بمبانوالہ سیالکوٹ ۱۱/-
شیخ محمد الدین صاحب " " ۱۰/-
قریشی حمید احمد صاحب گوجرانوالہ شہر ۹/-
والدہ شریف احمد صاحب کشمیری " ۸/۸
امۃ اللطیف صاحبہ ہمشیرہ " " ۵/-
محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب " ۷/۴
امۃ اللطیف بیگم صاحبہ اہلیہ ایس جی یزدانی صاحب ۲۳/-
امۃ الرشید بنت محمد بشیر چغتائی ۶/۸
میاں عبدالکبریا صاحب گوجرانوالہ ۵/-

چوہدری پیر محمد صاحب گوجرانوالہ ۱۰۵/-
میاں تنویر احمد صاحب " ۵/-
نور بیگم صاحبہ اہلیہ نور داد صاحب " ۶/-
منصور احمد پسر نور داد صاحب " ۶/-
میاں شفیق احمد صاحب " ۵/-
میاں محمد عبداللہ صاحب " ۵/۴
میاں محمد حنیف صاحب شمس " ۵/۴
نسیم اختر صاحبہ " ۶/-
شیخ سلیم محمود احمد صاحب " ۱۲/-
رشید بیگم اہلیہ فضل الٰہی صاحب مرحوم ۶/-

مرزا محمد بیگ صاحب منڈی پتوکی لاہور ۵/-
والدہ محمد احسن بیگ صاحب ۱۰/-
چوہدری فضل حق صاحب قیام پور گوجرانوالہ ۵۶/-
حمیدہ اہلیہ ماسٹر اللہ رکھا صاحب مرڈ ۴۵ شیخوپورہ ۵/۴
ماسٹر فضل الدین صاحب ۴۵ " " ۵/۴
اہلیہ صاحبہ " " " ۵/۴
نصیر اختر خان صاحب گڑھی شاہو لاہور ۱۰/-
مبارک احمد صاحب مدرس ربوہ ۵/-
محمد ادریس صاحب ربوہ ۵/-
کریم بی بی بیوہ محمد منشی صاحب " ۵/-

اسلام کو بے شک قربانی کی ضرورت ہے

"جو شخص سمجھتا ہے۔ کہ دین کے لئے چندہ دینا اس کے لئے بوجھ ہے۔ اور وہ انہیں سال سے زیادہ قربانی کرنے کی طاقت اپنے اندر نہیں پاتا"

"میں اسے کہوں گا۔ کہ دین کو بے شک قربانی کی ضرورت ہے۔ اسلام کو بے شک قربانی کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر یہ قربانی تم پر بوجھ ہے۔ تو

تم پر حرام اور قطعی حرام ہے۔ کہ تم ایک ایک پیسہ بھی اسلام کی خدمت کے لئے دو۔ تمہارا پیسہ ہمارے لئے گندہ اور ناپاک ہے۔ ہم نہیں چاہتے۔ کہ تمہارے پیسوں کے ساتھ ہم اسلام کے پاک اموال کو بھی ملوث کر دیں"

"پس یہ تحریک اس شخص کے لئے ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے دین کے لئے قربانی کرنا اپنے لئے برکت۔ اور فضل اور احسان سمجھتا ہے۔ جو سب کچھ دینے کے باوجود یقین رکھتا ہے کہ اس نے خدا اور اس کے دین پر احسان نہیں کیا۔ بلکہ خدا تعالےٰ نے اس پر احسان کیا ہے کہ اس نے اسے خدمتِ دین کی توفیق دی"

"پس ہر شخص جو کہتا ہے۔ کہ اس تحریک میں شمولیت اس کے لئے بوجھ ہے۔ میں اسے کہتا ہوں کہ تم چپ رہو۔ جب تک خدا تمہارے ایمان کو درست نہ کر دے۔ اس وقت تک تم ایک پائی بھی چندہ مت دو۔ اور پھر دیکھو۔ کہ خدا اس سلسلہ کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے"

آپ خدمت دین کرنے کو اللہ تعالےٰ کا فضل و احسان سمجھتے ہوئے اشاعت اسلام اور اس تحریک میں حصہ لیتے ہوئے اپنے لئے زاد راہ پیدا کریں۔ والسلام

خاکسار **برکت علی خاں** وکیل المال

والدہ محمد صادق صاحب گوجرانوالہ ۵/۸
چوہدری رشید احمد صاحب " ۵/-
رضیہ اہلیہ محمد عالم صاحب " ۵/۸
عبداللطیف صاحب پریمی وکیل الدیوان ۶/۱۰
طالبات نصرت گرلز سکول ربوہ ۱۸/۱۳
میاں شیر محمد صاحب کوٹ سلطان جھنگ ۵/-
مستری محمد ابراہیم صاحب گجراتی ربوہ ۱۰/-
نیاز احمد صاحب فضل عمر ہوسٹل ربوہ ۶/۱۲
منیر احمد صاحب " " ۵/۶
حسن دین صاحب مددگار کارکن فضل عمر ہوسٹل ۶/-

عبدالرحیم صاحب عارف مربی ضلع جھنگ ۱۰/۴
(۴ سال کا ادا کیا ہے ۴۲/۱۴)
مولوی محمد ابراہیم صاحب بھامبڑی ربوہ ۱۴/۳
نور احمد صاحب پٹواری نارووال ۶/-
بابو عبدالرشید صاحب شاہدرہ ۱۰/-
مولوی کرم الٰہی صاحب " ۵/-
حلیمہ بیگم صاحبہ ۵/۸
علی خان صاحب کارکن وکالت تعلیم ۵/۴/۳
مقبول حسین صاحب ربوہ ۵/۱
مستری محمد الدین صاحب " ۵/-

چوہدری محمد اسماعیل صاحب ربوہ ۵/۳
عائشہ بی بی اہلیہ " " " ۵/۲
شریفہ شاہدہ بنت چوہدری حاکم علی صاحب سول لائن ۵/۱۳
امۃ الحفیظ اہلیہ نور احمد صاحب " ۵/۸
مبارکہ بیگم اہلیہ حکیم محمد عمر صاحب ربوہ ۱۰/-
چوہدری بشیر احمد صاحب کسوہ باجوہ ۳۰/۶
اہلیہ صاحبہ بچگان " " " ۱۱/۱۲
چوہدری محمد خان صاحب " " ۱۰/-
خیر اللہ صاحب " " ۷/۴
ریاض احمد صاحب " " ۵/۴
داؤد احمد صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ ۵/-
والدین مرحومین میاں اللہ داد صاحب منگھیانہ ۱۰/-
میاں اللہ داد صاحب " ۷/-
بشیر الدین احمد صاحب " ۵/-
میاں فضل الٰہی صاحب " ۶/۴
میاں محمد الدین صاحب " ۵/۲
میاں محمود احمد صاحب " ۵/۲
ملک نذیر احمد صاحب باغبانپورہ لاہور ۹/-
لطف الرحمن صاحب شاکر ربوہ ۱۱/۴
سید محمد حسین صاحب احمد نگر ۵/-
رمضان بی بی حمیدہ بی بی صاحبہ " ۵/۱
رحیم بخش صاحب " ۵/۳/۶
فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ سخاوت حسین احمد نگر ۵/-
امۃ الحفیظ اہلیہ مرزا محمد حسین معہ بچگان ربوہ ۵/۷
خوشی محمد صاحب میاں نواب دین صاحب سمبڑیال ۱۴/۶
فضل محمد صاحب ڈگری ضلع تھرپارکر ۱۰/-
ملک نذیر احمد صاحب ناظم آباد کراچی ۱۰/-
اے۔ کے ضیاء صاحب " " ۱۱۰/-
بچگان مرزا عبدالحمید خان صاحب " ۱۴/-
مرزا فضل الرحمن صاحب " ۱۰/-
عبدالحمید صاحب " " ۱۰/-
عبدالسلام صاحب سکندر آباد کالونی " ۱۵/-
بشیر احمد صاحب ڈرائیور حلقہ صدر " ۴۰/-
حکیم عبدالغنی صاحب سیکرٹری مال چک ۲۰ بہاولپور ۱۲/-
محمد خان صاحب معہ اہل و عیال " ۱۴/-
چوہدری محمد شریف صاحب " " ۷/-
" عنایت اللہ صاحب " ۱۲/-
" نادر علی صاحب " ۱۰/-
راجہ محمد حسین صاحب " ۵/-
جمال دین صاحب نصرت آباد اسٹیٹ سندھ ۱۱/-
محمد جعفر صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر بہاولپور

سیٹھی فضل حق صاحب جہلم ۱۶/۸
ڈاکٹر نور الٰہی صاحب " ۵/-
بابو عبد المجید صاحب چنگی " ۱۰/-
مولوی عبد الکریم صاحب معہ والدہ " ۱۰۰/-
حوالدار محمد ابراہیم صاحب " ۶/۴
گل محمد صاحب میرک ضلع منٹگمری ۸/۴
رشید احمد صاحب ایجنٹ اخبار الفضل سرگودہا ۶/-
بھائی محبوب احمد صاحب ابن محمد عبد اللہ ۵/-
علی محمد صاحب ننگلی ۳۰/-
سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا عبد الحق صاحب ۱۰/-
نذیرہ بیگم صاحبہ " " ۱۰/-
رضیہ بنت عبد الجبار خاں صاحب ۳/۸
امۃ الضیائی اہلیہ عبد الغفار صاحب ۵/۲
نو قیر احمد صاحب ابن محمد رفیع الدین صاحب ۱۰/-
اہلیہ جمعدار نعمت اللہ خاں صاحب مانسہرہ ۸/-
رائے سجاول خاں صاحب کھٹی مل بھٹیاں سرگودہا ۵/-
برکت بی بی صاحبہ زوجہ محمد عبد اللہ ۵۰/۱۲-ل منٹگمری ۵/۱۴
جمیلہ خانم صاحبہ " ۵/۱۲/۶
بشیر احمد صاحب انسپکٹر پولیس ۱۲۷ بہاولپور ۱۵/-
مرزا حمید احمد صاحب منڈی بہاؤ الدین گجرات ۱۱/-
" اہلیہ صاحبہ " " ۶/-
میاں نور محمد صاحب ٹیلہ ماسٹر غیر احمدی " ۱۱/۴
مستری محمد حسین صاحب چلیانوالہ " ۵/-
سعید احمد خاں صاحب راولپنڈی ۳۱/-
سردار بیگم صاحبہ " ۶/۸
عطاء الرحمٰن صاحب " ۹/۴
چوہدری نور الٰہی صاحب چک ۲۴ لائل پور ۱۰/-
" از بچگان ۱۰/-
بس نائک محمد اشرف خاں ایبٹ آباد ۵/-
منشی ابراہیم صاحب جڑانوالہ ۱۰/۴
نور احمد صاحب چک ۶ سرگودہا ۵/-
" از اہلیہ جنت بی بی صاحبہ ۵/-
گمنام جماعت ۴۶ سرگودہا ۵/-
جماعت احمدیہ بالاکوٹ ہزارہ ۵۲/۱۲
فقیر محمد صاحب سمندری ۵/۸
چوہدری عبد الغنی صاحب چھپا دٹی ۱۵/-
محمد الدین صاحب معہ دختر گولیکی گجرات ۵/۴
فاطمہ بی بی صاحبہ دختر حسن محمد صاحب " ۵/-
اہلیہ صاحبہ مستری کالا حسین صاحب گگو منٹگمری ۵/-
قاضی کالی دین صاحب گھوگھیاٹ میانی سرگودہا ۵/۷
مخدوم محمد اجمل صاحب " ۱۰/-
رشیدہ بیگم صاحب بنوں ۷/-

سید اقبال حسن ۴۰۸ گ ب از بچگان ۵/-
چوہدری سردار خاں کھاکاں ملازم امریکہ ۱۰/-
ہاجرہ بیوہ غلام نبی صاحبہ سابق ایڈیٹر الفضل ۵/-
ایمنہ بی بی صاحبہ " " ۵/-
جنت بی بی صاحبہ زوجہ منشی محمد خاں صاحب ۵/-
مرزا عبد الرؤف صاحب کیمبل پور
" " دختر شمیم اختر صاحب ۷/-
" " پسر عبد الرحیم صاحب ۷/-
" " " عبد المجید صاحب ۷/۱۴
چوہدری فتح محمد صاحب ۹۶/۱۲۰-ل منٹگمری
" " دختر آمنہ بیگم صاحبہ ۴/۱۴/۲
" " " امۃ الرشید صاحبہ ۱۹/-
" " امۃ الرحمٰن صاحبہ ۵/-
" " پسر عمر بخش صاحب ۶/-
(میزان ۴۴/۴)
میاں محمد الدین صاحب عالم گڑھ گجرات ۸/۱۴
خواجہ نور الحق صاحب گوجرہ ۲۹/-
چوہدری نور محمد صاحب " ۵/۱۰
عبد الغفور صاحب ۹۸ شمالی سرگودہا ۱۱/۳
چوہدری بڑھے خاں صاحب " ۵/۵
سلمہ بیگم صاحبہ منٹگمری ۵/-
چوہدری محمد علی صاحب چک ۲/۳۰۵ سرگودہا ۱۵/۷
ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ۵۹۱ گنگا پور لائلپور ۱۵/-
ناصرہ بیگم صاحبہ گولیکی گجرات ۱۵/۴
امۃ العزیز صاحبہ " ۵/-
پیر حمید عالم صاحب " ۲۲/-
روشن دین صاحب کنگ چنن گجرات ۲۳/-
بی بی صادقہ صاحبہ بنت مبارک شاہ ٹوپی مردان ۱۵/۸
عبد العزیز صاحب بستی رنداں ڈیرہ غازیخاں ۲۰/-

ينصرك رجال نوحي من السماء

تحریک جدید اللہ تعالیٰ کے قرب کے حصول میں ایک عظیم الشان ذریعہ ہے۔

"اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں آگے بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ ایک عظیم الشان موقعہ عطا فرمایا ہے۔ آگے بڑھو اور خدا تعالیٰ کے ان بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پروا نہیں کیا کرتے۔ اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کر دو۔"

"محض خدا تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والی جماعت آج دنیا کے پردہ پر سوائے جماعت احمدیہ کے اور کوئی نہیں۔ حقیقی مومن وہی ہے۔ جو مصائب اور مشکلات کے وقت اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کرتا کیونکہ مومن کا اخلاص ہر مصیبت اور ہر مشکل کے وقت اس کے کام آتا ہے۔ وہ کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتا۔"

"یاد رکھو! وہ اس تحریک میں حصہ لے کر اشاعت اسلام کی مستقل بنیاد رکھتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے لئے گھر بناتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے دنیا اور آخرت میں گھر بناتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کیلئے جو مجاہد اپنے وعدے کے ساتھ ہی ادا کر رہے ہیں۔ ان کے نام شائع کرنے کی غرض و غایت یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں مادہ ودیعت فرمایا ہے۔ کہ اچھا نمونہ دیکھ کر اس کے دل میں بھی جوش پیدا ہوتا ہے۔ کہ میں بھی ایسی نیکی کروں اور اسی واسطے کونوا مع الصادقین کا ارشاد ہے۔ پس جو نام دیئے جا رہے ہیں۔ یا آئندہ شائع کئے جاوینگے۔ ان کا مقصد بھی یہی ہوگا۔

بلاشک وشبہ یہ حق اور سچ ہے کہ تحریک جدید کی اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے مالی قربانی میں جو جماعت احمدیہ حصہ لے رہی ہے۔ یہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ہی نتیجہ ہے۔ اور حضور کی دعائیں ہی ہیں۔ جن کے باعث اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے ذریعہ مجاہدین کو تحریک ہوئی ہے۔ کہ جاؤ اور آگے سے بڑھ چڑھ کر اشاعت اسلام میں حصہ لو اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک پیشگوئی ہے کہ ينصرك رجال نوحي من السماء۔ یعنی تیری مدد وہ لوگ کرینگے۔ جن پر ہم وحی کرینگے۔ گویا جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدد کرتا ہے۔ وہ وحی کرتا تھا اور کریگا۔ پس جو لوگ تحریک جدید میں حصہ لے رہے ہیں۔ وہ بھی بطفیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرمانبرداری اس پیشگوئی میں حصہ دار ہیں۔ اور تحریک جدید کے مجاہد یہ سمجھ چکے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں آگے بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ ایک عظیم الشان موقعہ عطا فرمایا ہے۔ وہ تحریک جدید میں دلی بشاشت اور قلبی مسرت کے ساتھ بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔ چنانچہ اخبار میں ایسے نام شائع بھی کئے گئے ہیں۔ جن کی قربانی شاندار اور غیر معمولی تھی۔ ابھی ابھی جماعت کراچی سے وعدوں کی آٹھویں قسط ملی ہے۔ جس کے روپے کل میزان ۴/۱۲۶/۵ء۔ یہ تفصیل ذیل ہے۔

قسط اول	۱۰-۱۰	۱۱۳
" دوم	۶-۳۵	۱۹۹
" سوم	۳-۷۳	۱۱۱
" چہارم	۳-۹۳	۷۶
" پنجم	۸-۴۳	۱۱۳
" ششم	۰-۲۵	۵۶
" ہفتم	۴-۳۵	۴۵
" ہشتم	۲-۴۰	۳۵
	۴-۱۵۶	۷۵

گذشتہ سال ان کے دفتر اول و دوم کے وعدوں کی میزان ۶۵ ہزار روپیہ تھی۔ اب تک دس ہزار کا اضافہ تو ہو چکا ہے۔ اور ان کی کوشش ہے کہ اس سال کے وعدے گذشتہ ڈیوڑھے سے بھی زیادہ ہوں۔ حتی کہ اس سال میں کم سے کم

ایک لاکھ

ہو جائیں۔ سکرٹری تحریک جدید چوہدری عبد الحی صاحب کی اطلاع ہے۔ کہ ایک مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے یہ نکلا تھا۔ کہ جماعت کراچی کا تحریک جدید کا چندہ جماعت احمدیہ کے چندہ کا نصف حصہ ہو۔ جماعت کراچی اس جد وجہد میں ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہ کلمات سو فیصدی پورے ہو جائیں۔ جماعت کراچی حلقہ وار عہدے دار اور ان کے افراد کی یہ کوشش ہے۔ اور اس کے لئے ماحول پیدا کرنے کی دل میں تڑپ کہ نہ صرف وعدے اس سال کے ایک لاکھ ہوں۔ بلکہ ان وعدوں کی وصولی بھی ساری کی ساری ہو جاوے۔

کراچی کے ہر عہدہ دار ان کے وعدہ کرنے والے احباب کرام کا بہت بہت شکریہ ہے کہ ان کے گذشتہ سال کے وعدے ۸۳٪ داخل ہو چکے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ امید ہے کہ وہ جلد تر گذشتہ سال کی وصولی سو فیصدی کر دیں گے۔ والسلام (باقی)

خاکسار برکت علی خاں
وکیل المال تحریک جدید ربوہ